بعون صناع مکین و مکان و بفضل خلاق زمین و زمان

درین آوان نیض اقتران ایام فرخندہ و فرجام دیوان فصاحت سمات بلاغت انتساب مسمی

دیوان شاد

من تصنیف عالم اجل شاعر بے بدل جناب پنڈت پریم سکھہ صاحب تخلص بہ شاد متوطن بلند شہر

در مطبع نیر پرکاش بلند شہر باہتمام کمترین شاہ ہردیپ طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات موسوم بہ نغمہ معرفت

اے سرمہ فروش چشم بنیش
وے موسی طور آفرینش
اے باعثِ این و آنِ عالم
وے حاکم انس و جانِ عالم
اے شمع فروز انجمن ہا
رونق دہِ محفلِ چمن ہا
اے واقفِ راز جسم و جانہا
وے گلشنِ بلبل بیانہا
اے شاہ سریر کبریائی
بخشندۂ تاج بادشاہی
اے لعل فروز در دلِ سنگ
وے رنگ نمائے چرخ نیرنگ
اے نور دہِ چراغ فطرت
روشن کن دیدۂ بصیرت
کرتا ہے تو زیر سرکشی کو
خاکی سے ہزار آتشی کو
واہب ہے تو اور علیم و حاضر
قادر ہے تو اور حکیم و ناظر
خالق ہے تو اور کبیر تو ہے
رازق ہے تو اور قدیر تو ہے
جبار ہے تو کریم تو ہے
قہار ہے تو رحیم تو ہے

منعم ہے تو اور نعیم تو ہے — سالم ہے تو اور سلیم تو ہے
اعراف مین تو نعیم مین تو — رفرف مین تو اور جحیم مین تو
بیچون ہے تو اور بیچرا تو — بیمثل و عدیل اے خدا تو
بلبل ترے عشق مین ہے نالان — اور گل ہے ہمیشہ چاک داماں
ہے تیرا ہی رنگ آب و گل مین — ہے تیرا ہی رنگ رنگ مُل مین
ہر جام مین اور مے مین تو ہے — ہر نام مین اور شے مین تو ہے
ہے تجھ سے ہی تاب زلف سنبل — حسن گل و عاشقی بلبل
غنچہ مین تو اور صبا مین تو ہے — ہر رنگ مین اور ہوا مین تو ہے
قمری ہے الم مین تیرے دلشاد — ہے تیرا ہی بندہ سرو آزاد
قرآن مین اور پران مین تو — مانند الف ہے جان مین تو
تجھ ہی سے ہے کعبہ اور کلیسا — تجھسے ہے خلیل اور عیسیٰ
ہے شعلہ مین تو شرار مین تو — ہر نور مین تو ہے نار مین تو
ہر شے مین غرض تو ہی عیان ہے — ہر شے مین تو ہی ہے گو نہان ہے
ہے رام مین تو رحیم مین تو — رہتا ہے دل دونیم مین تو
صحرا بھی ہے تجھسے اور گلستان — ہر خیر سے تو ہی ہے نمایان
ادنیٰ ہے تو ہی تو ہی ہے اعلےٰ — ما اعظم شانہ تعالےٰ
انسان و درند اور پرندے — فرمان کے ہین سارے تیرے بندے
تو رزق رسان انس و جان ہے — تجھسا کوئی دوسرا کہان ہے
تو عجز و نیاز سے مبرا — تو حرص اور آز سے معرا
موسیٰ ہے کہین کہین تو ہی طور — ہے دار کہین کہین ہے منصور
یوسف ہے کہین کہین تو یعقوب — طالب ہے کہین کہین تو مطلوب

ہر جا ہے تو اور کہین نہین ہے ۔ گاہے تو کہین گہے کہین ہے

قدرت سے اوٹھایا تو نے جب دود ۔ اک پشہ نے کھایا مغز نمرود

کیا وصف بیان ہو تیرا باری ۔ گویائی کی ہے زبان عاری

بیتاب ہے غم مین تیرے سیماب ۔ گردش مین ہین تجھسے مہر و مہتاب

عنبر سے بنایا تو نے قالب ۔ تھا ایک یہ ایک ورنہ غالب

ہے تجھ ہی سے طوق اور سلاسل ۔ ہے تجھ سے ہی لیلی اور محمل

ہے نقش مین اور نگار مین تو ۔ ہے گل مین تو اور خار مین تو

ہے آب مین تو شراب مین تو ۔ صافی و دل خراب مین تو

ہر شے مین ترا ظہور قایم ۔ ہر شمع مین تیرا نور قایم

تیرا ہی تو نام حرز جان ہے ۔ کیا خوف وہان کہ تو جہان ہے

توصیف ہو کیا تری بشر سے ۔ برتر تو ہے دیدہ و نظر سے

ہر باغ مین ہے بہار تجھ سے ۔ ہر شاخ مین برگ و بار تجھ سے

غالب ہے تو اور حکیم دانا ۔ قیوم و قادر و توانا

ہے خشک مین اور تو ہی تر مین ۔ ہے بحر مین اور تو ہے بر مین

ہر جسم مین ہر ضمیر مین تو ۔ برنا و صغیر و پیر مین تو

ہے شمع کو سوز انجمن مین ۔ پروانہ جلے تری لگن مین

گردش مین ہے آہوے بیابان ۔ صحرا کا ترے نپایا پایان

تو چاہے جسے تباہ کر دے ۔ خورشید کو روسیاہ کر دے

اک بات مین شاہی سلیمان ۔ جی چاہے جسے تو بخشے یزدان

توریت و زبور مین تو ہی ہے ۔ ایمان کے نور مین توئی ہے

تو چاہے جسے اوسے ہو عزت ۔ تو چاہے جسے اوسے ہو ذلت

سو دل سے مجھے یہی یقین ہے
ثانی ترا دوسرا نہین ہے

ہون یاد مین تیری ہی مین دلشاد
ہو خانۂ دل تجھی سے آباد

کنعان سے نکالا ماہ کنعان
اور دی اوسے جا بجاہ کنعان

پھر چاہ سے دی اوسے رہائی
دی مصر کی تو نے بادشاہی

دے دم مین تو رتبۂ سکندر
دم مین کرے شاہ کو گداگر

جسکو ترے قہر نے گرایا
سو طرح سے خاک مین ملایا

ہے تجھہ ہی سے عقل کو رسائی
اور تجھہ سے ہی ذہن کی بن آئی

موسیٰ کو جو طور پر بُلایا
اک جلوۂ نور ہی دکھایا

عیسے کو وہ معجزہ سکھایا
قم کہنے سے مُردہ کو جلایا

دشمن کو کرے تو دم مین فی النار
اور دوست پر اپنے نار گلزار

طاقت یہہ کہان زبان مین میری
توصیف جو کر سکون مین تیری

ساجد ہے جہان تو ایک مسجود
عابد ہے جہان تو ایک معبود

از بس ہے تری جناب عالی
اندازۂ دید سے ہے خالی

سب خوانِ کرم پہ تیرے مہمان
وحشی و طیور اور انسان

ہے آب مین تو اور ابر تر مین
ہے برق مین اور تو شرر مین

خسرو ترے در کا ہے قلندر
ہے خوش تری آگ مین سمندر

افلاک کو ہے پناہ تجھہ سے
پانی پہ زمین تجھی ہوئی ہے

ہے شمس و قمر مین نور تیرا
ہر ذرہ مین ہے ظہور تیرا

طوفان سے نوح کو بچایا
اور کشتی دہر کو ڈبایا

جویان ہین ترے سب ابر دریا
از گاو زمین تا با فلاک

دریا مین ہے شور و جوش تیرا
ہر نالے مین ہے خروش تیرا

دیکھا تو ہر ایک شے ہے تجھ سے
اور لیس کمثلہ تو ہی ہے

ناقوس و جرس مین شور تیرا
آواز اذان مین زور تیرا

ہر خاطر دردمند مین تو
ہر دیدۂ اشک ریز مین تو

ہے مور ضعیف کو توان تو
اور پیل دمان کو سلیمان تو

ہے تجھ سے ہی گریہ اور تبسم
تجھ سے ہی ہے نوحہ اور ترنم

ہے حمد کا تیری کچھ نہ پایان
کسطرح کرون مین ہیچ ودان بیان

تو بندہ نواز مین گنہگار
غفار تو اور مین خطاکار

ہون تیرے کرم کا مین طلبگار
ہے نام ترا غفور و غفار

ہمسے تری حمد کب بیان ہو
ہر موی بدن بھی گو زبان ہو

ہر حال مین پیش و پس تو ہی ہے
بیداد کا دادرس تو ہی ہے

عاصی ہون گناہگار ہون مین
شرمندہ و شرمسار ہون مین

دنیا مین بہت ہوا ہون آلود
کر صاف تو مجکو میرے معبود

افسر کی ہوس نہ خواہش تاج
اک تیرے کرم کا ہون مین محتاج

ہے تجھ سے غرض یہ عرض غفار
سختی نہو مجھ پہ کوئی زنہار

خود دور ہو یائی و منی کی
تکلیف نہو دے جانکنی کی

گر تیری ہو چشم مہر مجھ پر
کر سکتے ہین کیا نکیر و منکر

لاغر ہوا ہون مین اور ضعیف ہون مین
بیکس ہون مین اور نحیف ہون مین

رکھ باز مجھے تو شرک و شر سے
کر پاک تو خوف اور خطر سے

قید گل و آب سے چھوڑا دے
جلوہ مجھے اپنا تو دکھا دے

کر مجکو مرے گناہ سے پاک
تا آئے مجھے نہ موت سے باک

دل مین بھی ہو میرے فکر تیرا
ہر دم ہو زبان پہ ذکر تیرا

کچھہ دور نہین کرم سے تیرے
گرا تنی تو مہر مجھپہ ہر آن
لیتا ہون مین صبح و شام تیرا

دے بخش اگر گناہ میرے
ہر دم رہون بس ترا ثنا خوان
تبلا دون وہ کیا ہے نام تیرا

ہے شاد نے یہہ لکھی مناجات
تشریف قبول ہو عنایات

غزلیات دیوان

تعالی اللہ کیا رتبہ ہے شان کبریائی کا
ترا دم بہرتے دیکھا ہے سدا شیخ و برہمن کو
زبان خار گلشن مین گلہ بلبل سے کرتی ہے
تپ فرقت مین مرتا ہون مین جسپر رشک مسیحا کے
کنارے سے لگا اس بحر ہستی مین وہی دیکھو

جز اک اللہ بت کرنے لگے دعوی خدائی کا
بت کافر تجہی کو زیب ہے دعوی خدائی کا
چمن کی بے ثباتی کا گلون کی بیوفائی کا
الہی اوسکو ہے ابتک گمان نا آشنائی کا
شناور ہے جو دریائے طریق آشنائی کا

گئے میخانے مین اے شاد کل زہ شیخ جی بگڑے
بڑا دعوے تہا جنکو اپنے زہد و پارسائی کا

بشر کو حوصلہ کسدن ہوا ہے حمد یزدان کا
نصیب ایسے کہان جو ہو نظارہ روئے تابان کا
پڑا ہا جب باب تجہ بینے اے بلبل گلستان کا
ترے فرعون دشمن کے لئے صحرا مین یہہ آفت
کسی سے کی ہے کب چرخ ستمگر نے وفاداری
تری بندہ نوازی کا کرون مین شکر کیا یا رب

ثنا مین اوسکی لب کہولے کہان یہہ منہ ہے انسان کا
خدا وہ دن کرے دیکہو نمین پہر دیدار جانان کا
خلیفہ کر دیا استاد نے مجکو دبستان کا
عصائے موسوی بنجائے ہی نیزہ نیستان کا
مجھے کیونکر یقین اے بیوفا ہو تیرے پیمان کا
بیان منہ سے نہین ہوتا ہے تیرے لطف و احسان کا

ندامت سے اگرچہ دیدۂ گریان بہت روے
نہین دہبّا دہولاے شاد اپنی داغ عصیان کا

کعبہ و دیر مین دیکھون ہون تماشا تیرا / نظر آتا ہے ہر اک رنگ مین جلوہ تیرا
نور مین نور ترا شعلہ مین جلوہ تیرا / خانہ مسجد ہے ترا گھر ہے شوالا تیرا
داغ ہجران سے ترے سینہ ہی رشک گلشن / سیر جنت نکریگا کبھی شیدا تیرا
نافہ مشک مین ہے بوے حقیقت پیدا / ہر سر گیسوے جانان مین ہے سودا تیرا
ذات تیری مین نہین چون و چرا کو کچھ دخل / تو تو بےمثل ہے ہمتا نہین حقا تیرا

ہوگیا جان سے فدا دیکھ کے جلوہ تیرا
شاد بھی عاشق جانباز ہے شیدا تیرا

خدایا کیون نہ مقصود دل ناکام بر آتا / جو پہر کر کوے جانان سے ہمارا نامہ بر آتا
الہی ہوگیا دہوکا مجھے خورشید تابان کا / یکایک رات مین دیکھا جو وہ رشک قمر آتا
رمیدہ خواب سا آنکھون سے رہتا ہی مری دم / تصور مین بہلا کیونکر وہ شوخ سیمبر آتا
خدا آگاہ ہی کس راہ سے پیش آئے وہ اوس سے / غبار مضمحل سا دیکھتا ہے نامہ بر آتا

مریض زلف و رخ ہون شاد اور اک دم کا مہمان ہون
نظر جینا نہین اپنا مجھے شام و سحر آتا

جگر سے نالۂ سوزان جو تا زبان پہونچا / زمین کو پہونکا اور اک دم مین آسمان پہونچا
نہ چہین ہاتھ سے میرے متاع دل ورنہ / اوتر ہی جائیگا تیرا بہی دلستان پہونچا
اوٹھایا شور وہ آہ و فغان نے ہجر امین / کہ اہل حشر کو اک شور الامان پہونچا
شب فراق ہے اے آہ آتشین مجکو / خدا کیواسطے دے کوچۂ بتان پہونچا

ملی نہ راہ جہان کی صبا کو بہی اے شاد
مجھے اس آہ رسا نے دیا وہان پہونچا

کوے جانان کو چلا اور آہ و افغان لیچلا
دل قیامت کا بھرا محشر کا سامان لیچلا

قبر مین بہی ساتھہ اپنے یاس و حرمان لیچلا
بعد مردن بہی جہان سے غم کا سامان لیچلا

دیکھیئے ہو معرکہ مین کون یارب سرخرو
آج مقتل کو وہ قاتل تیغ عریان لیچلا

جذبۂ دل روکنا وحشت سے جی گہبرا رہے
پہر مجہے جوش جنون سوے بیابان لیچلا

دم نکلجاے بلا سے ہجر مین میرا دلا
تیری تسکین کو تو مین پہلو مین پیکان لیچلا

ہوش و صبر و تاب و طاقت نذر غمزہ ہو چکے
جان اک باقی رہی تہی سو وہ ہجران لیچلا

روتے روتے کیا نہ ڈہلجائیگا داغ معصیت
ساتھہ مرقد مین مین اپنے چشم گریان لیچلا

شور مکتب مین مری بلبل بیانی کا ہوا
شاد طفلی مین جو مین پڑہنے گلستان لیچلا

دیدۂ تر پہر مرا گریان ہوا
نوح کے طوفان کا پہر سامان ہوا

برق کا اور ابر باران کا ہے ساتہہ
وہ ہوے خندان تو مین گریان ہوا

سرمہ آلودہ ہوئی ہین چشم یار
بار پر پہر خنجر مژگان ہوا

آگیا ہون اک بلا کے پیچ مین
جب سے عشق کاکل پیچان ہوا

چارہ گر سے شاد ہجر یار مین
درد کا میرے نہ کچہہ درمان ہوا

نہ قرار دل کو ہوتا جو وصال یار ہوتا
کہون کیا کہ اور مضطر دل بیقرار ہوتا

مری بیقراری آکے جو وہ کاش دیکہہ جاتے
تو مری طرح سے اونکو نہ کبھی قرار ہوتا

کبھی کشتگان ابرو نہ کہین مین یون بہاتے
ترا خنجر او ستمگر جو نہ آبدار ہوتا

تری بے رخی سے ظالم یکرنگ پہر گئے سب
یون عدو نہ ہنستے ہمپر جو تو دوستدار ہوتا

مرے سینہ مین یہہ ہرگز کبھی خار سا نہ چبہتا
جو بغل مین میری میرا گل نو بہار ہوتا

نہ اوڑاتی خاک میری پس مرگ اے صبا تو
جو مری طرف سے دلمین نہ ترے غبار ہوتا

ترے ہجر مین نہ مرتا کبھی مین تو اے مسیحا
کہون کیا کہ ہجر مین ہے مری تلخ زندگانی

ترے وعدہ کا جو کچھ بھی مجھے اعتبار ہوتا
فرہ زلیست کا اوٹھاتا جو وصال یار ہوتا

بُرا اور کیا ہوا اس سے کہ خدا خفا ہے تجھسے
نہ بتون سے دل لگاتا نہ تو شاد خوار ہوتا

ہمارا دم تری فرقت مین اے جان جہان نکلا
ہوا معلوم رویا عالم بالا ترے غم مین
نہ سامان سفر ہے نے رفیق راہ ہے کوئی

نہ نکلا مدعاے دل نہ اور کچھ کام جان نکلا
فلک پر بر بھی نکلا تو وہ گرکتیان نکلا
عجب بے یاد سر روح روان کا کاروان نکلا

پیسہ نہ ہاتھ سے کبھی نام خدا دیا
اغیار سے کلام نہ کرنے ذرا دیا

دنیا مین مال تو نے کما یا لیا دیا
بولے اگر رقیب تو اُلو بنا دیا

کیسا دماغ ہے اوسے اللہ رے غرور
بھیجے ہزار خط نہ جواب ایک کا دیا

یاد آ گئے ہین پھیر در دندان کسیکے
سیل سرشک چشم نے روکر بہا دیا

کیا ہم بُرے کسیکے تھے پر ہای عشق نے
خاطر تمہاری دوست کو دشمن بنا دیا

دہوکا یہہ بن پڑا کیا واعظ کو آپ سا
پانی بتا کے ساغر صہبا پلا دیا

گہبرا نہ جاے عالم بالا کی خلق کیون
نالون نے میرے گنبد گردون ہلا دیا

بعد فنا بھی عشق نہین ہے غریب کو
مرقد بہ بیکسون کے ندیکھا جلا دیا

اے نالہاے نیم شبی تمکو آفرین
اوس مہروش نے صبحکو جلوہ دکہا دیا

یہان نہ تمنے وصل کا ایفا کبھی کیا
گو لاکہہ بار حق کا تمہین واسطہ دیا

اعجاز لب سے اور اشارہ سے آنکھہ کے
مارا کسیکو تمنے کسیکو جلا دیا

چھڑکا نمک کسی نے تو راحت ملی ہمین
لذت اوٹھائی زخم جگر نے مزا دیا

لو لگ رہی ہے میری ادسی شمع نور سے
پر تو نے جسکی طور کا دامن جلا دیا

کس کس کو روؤن شاد کہ اس شور عشق نے

سینہ کو دل کو اور جگر کو جلا دیا

کسنے نقاب چہرہ سے اپنے اوٹہا دیا
ذرہ کو مہر مہر کو ذرہ بنا دیا

خود بہی نہ آئے اور نہ بہیجا جواب خط
قاصد گیا تو اوسکو بہی رستہ بتا دیا

صورتگری پہ تیری نہ قربان جاؤن کیون
خاک کے سے خاک کے مر انفقشا بنا دیا

عشاق کو نیاز دیا مہوشون کو ناز
ادنے کسیکو لے علی کسیکو بنا دیا

دیتا ہے کون کسکو سوا تیرے اے کریم
ظاہر اگرچہ رزق کا حیلہ بتا دیا

بٹر بکر چلا عدو تو کیا اوسکو ہر نگون
تا زلیست اوسکو سر نہ اوٹہانے دیا

جلوہ دکہا کے اپنا کسی خود نمانے شاد
حیران مثال آئینہ ہم کو بنا دیا

دئے ہین آسمان نے خار کیا کیا
کئے صرف خزان گلزار کیا کیا

کیا تاراج جب گلشن خزان نے
ہوئی بلبل چمن مین زار کیا کیا

اگر پکڑا تو چہوڑونگا نہ دامان
مرے دلمین ہین تیرے خار کیا کیا

ترے قامت نے اے رشک مسیحا
قیامت کی دم رفتار کیا کیا

ہمین اس گلشن عالم مین اے شاد
دئے ہین آسمان نے خار کیا کیا

مدتون رونے سے یہہ دیدہ گریان نہ گہٹا
برسون برسا ہے ولے ہای یہہ باران گہٹا

گوئین ان موتوان تہارے گہر آنے سے
مرتبہ آپ کا اے شاہ سلیمان نہ گہٹا

قیمت لعل و گہر تمنے گہٹائی جانان
وقعت لب نہ گہٹی رتبہ دندان نہ گہٹا

یون تو شانہ نے کیا خوب پریشان تجکو
پر ترا بل تو کبہی کاکل پیچان نہ گہٹا

شاد کو عارض گلرنگ کے بوسے جو دئے
شان بلبل نہ گہٹی رنگ گلستان نہ گہٹا

دریاے چشم جوش پہ جسوقت آئیگا
وہ سرو قد جو سیر گلستان کو جائیگا
پروانہ وار ہمکو جلائینگے سب عدو
آہ و فغان سے تو رہی امید ہی نہین
عشق بتان مین اے دل ناداں خدا قسم

یہہ دیکہنا زمین و فلک کو ڈبائیگا
شمشاد سر جہکائیگا گل داغ کہائیگا
وہ شمع رو جو محفل اعدا مین جائیگا
گر جذب دل ہے کچہہ تو وہ نہین کہنچ آئیگا
کیا پائیگا تو مفت کے صدمے اوٹہائیگا

عشق بتان مین عمر گذاری ہے تونے شاد
محشر مین کیا خدا کو بتا منہ دکہائیگا

وہ بت نا آشنا پہلو سے جب اوٹہہ جائیگا
پیچ و تاب رنج ہم اوتنا اوٹہائینگے یہان
وصل کی شب گر دل مضطر کو تسکین بہی ہوئی
منقطع امید نامہ بر کے آنے پر رہی

میرے دل کو چین پہر کیونکر الٰہی آئیگا
جسقدر رو وہ گیسوے پیچان وہان بل کہائیگا
روز بد کیا کیا نہ پہر ہجران ترا دکہلائیگا
ہمکو ابتک تو توقع ہے کہ وہ آجائیگا

چہیڑ لو اے شاد تنہائی مین پہر وہ شہر مگین
غیر گر آجائیگا تو دیکہنا شرمائیگا

اگر محشر نما رفتار سے وہ فتنہ گر ہوگا
ادا آخر قیامت تک نہ مضمون کمر ہوگا
مجہے آتا ہے رونا بلبل شیدا کی قسمت پر
اگر مضمون لکہون وصف صفائی دُر دندان کا
عجب تہا اضطراب دل جواب خط کے آنے مین
نہ ہنس اے شمع یون شام غریبان کی سیاہی پر

تو اکدم مین تزلزل سے جہان زیر و زبر ہوگا
اسی تشویش مین ہوی عدم اپنا سفر ہوگا
کہلے گا پہول او سدم جب قفس کا بند در ہوگا
یقین ہے آب بحر شرم مین غلطان گہر ہوگا
اودہر سے جو کوئی آیا مین سمجہا نامہ بر ہوگا
زبان زیست تیرا بہی تو آخر تا سحر ہوگا

طلب کرنا نہ تو داد سخن انصاف دشمن سے
تری وہ داد دیگا شاد جو خود دادگر ہوگا

پیک لیجائیو پیام مرا
کہیو اوس بت سے تو سلام مرا

آپ سے ہی فقط مجھے ہے کام
کب کسی سے ہے کچھہ کلام مرا

لب رنگین کا جب کرون ہون وصف
رنگ پا جائے ہے کلام مرا

یاد رخسار و زلف کرتا ہون
ہے یہی ورد صبح و شام مرا

چرخ سے کام دل کی ہے نہ امید
اوس سے نکلا نہ ایک کام مرا

آج باری ہے قتل کی میرے
بھول جائے کہین نہ نام مرا

مے کے دینے مین کر نہ ساقی بخل
بھر دے اکبار اور جام مرا

میری بر مین ہے بام پر چودہ ماہ
عرش سے ہے بلند بام مرا

وہ ملینگے نہ مجھکو ہے یہہ یقین
قاصد لے نہ جا پیام مرا

ایسی اے شاد تو بتا تدبیر
وہ صنم ہووے جس سے رام مرا

پوچھی مین تو دیکھہ اے برہمن
ہوگا اوس سے وصال میرا

گر آپ خفا نہون تو تم سے
ہے بوسۂ لب سوال میرا

سچ کہہ تجھے نامہ بر قسم ہے
ہے کچھہ بھی اونہین خیال میرا

ہر شام ہے صبح عید مجکو
ابرو ہین تری ہلال میرا

رہنے دے قفس مین رحم کر رحم
صیاد نہ توڑ بال میرا

پیکان نہ نکال شاد اوسکو
ہے خون جگر حلال میرا

بوسہ اوسنے جو مجکو کل ندیا
چین پھر دل نے ایک پل ندیا

بل مین تیرا انکا لتا اے زلف
ہر چند انے مجھے وہ بل ندیا

غیر پھولین پھلین قیامت ہے
ہمکو سیب ذقن کا پھل ندیا

زندگی بوسۂ دہن سے تہی / سو مجھے اوسنے آہ پل ندیا

تہا شبِ وصل مین جو خوفِ سحر / دل نے آرام ایک پل ندیا

شاد کیسے تہے بزم مین اغیار
آنے اوسنے جو مجھکو کل ندیا

وہ بتِ نامہربان جب مہربان ہوجائیگا / خوف پھر کیا ہے اگر دشمن جہان ہوجائیگا

گر تصور ہے دہانِ یار کا تو ایکدن / رفتہ رفتہ اپنا مسکن لامکان ہوجائیگا

ناصحِ نادان نکر بک بک مرا جوشِ جنون / ہے ترقی پر ترے جی کا زیان ہوجائیگا

بوسۂ لبہاے جانان شاد ملجاے تو پھر
غیرتِ قند و شکر اپنا دہان ہوجائیگا

جو تری زلفِ معنبر کا بیان ہوجائیگا / کلکِ معنی زا مرا عنبر فشان ہوجائیگا

نالۂ سوزان اگر آتش فشان ہوجائیگا / جلکے خاکستر مکان آسمان ہوجائیگا

گر یہی اے رشکِ مہ شمشیرِ مژگان کی ہے مشق / چاک سینہ اپنا اکدن جونِ کتان ہوجائیگا

فصلِ گل مین رنگ لائیگا جو مجنون کا جنون / پیرہن دستِ جنون سے دہجیان ہوجائیگا

آشناے ورطۂ چاہِ زنخدان بعدِ قتل / مرغِ بسمل کیطرح غلطان زنان ہوجائیگا

راہِ ناکامی مین شل گر در رہجائینگے ہم / قافلہ روحِ روان کا جب روان ہوجائیگا

اُف نہین کرنیکا داغِ ہجر سے اے لالہ رو / سینہ داغون سے جو گلزارِ جنان ہوجائیگا

انقلابِ دہر سے اندیشہ رہتا ہے یہہ شاد / مہربان گر ہے تو وہ نامہربان ہوجائیگا

گر یہی ہے ربط اوس شیرین دہن سی شاد کو
ایکدن جون کوہکن جی کا زیان ہوجائیگا

خرامان جب گلستان مین وہ شوخِ دلربا ہوگا / چمن مین سرو پر اک عالمِ محشر بپا ہوگا

بروزِ حشر دم مارے یہہ کسکا حوصلہ ہوگا / گدا شاہِ جہان شاہِ جہان اوسکا گدا ہوگا

بصد ناز و ادا جسوقت وہ جلوہ نما ہوگا
کوئی قربان ہوگا اور کوئی اوسپر فدا ہوگا

خبر لاوے جو تو اوس نوگل گلزار خوبی کی
تو احسان حشر تک ہمپر ترا باد صبا ہوگا

بتوں کی ہم پرستش عمر بہر کرتے رہے آخر
خدا جانے قیامت کو ہمارا حال کیا ہوگا

دم رقت نہ دلوا یاد تو اے ہمنشین اونکی
کہ اک طوفان اوٹہیگا اسقدر جوش بکا ہوگا

تڑپ کر دم نکلجائیگا کشتہ کا ترے دم مین
یہہ تیرا ناوک مژگان جو پہلو سے جدا ہوگا

ہوئے ایسے پشیمان دلکو اولجہا کر کہ کیا کہئے
نہ سمجہے تہے کہ دل کاکل سے سُلجہا نا بلا ہوگا

یہی دست درازی گر عدو کی ہے تو سُن لینا
کہ اکدن ہوگا خنجر اونکا اور اپنا گلا ہوگا

عبث کرتے ہین چارہ حضرت عیسی کہ قسمت مین
مرا جینا مرض ہوگا مرا مرنا دوا ہوگا

مرے مضمون رنگین نے شفق کا خون بہایا ہے
زمین شعر رفعت پر ہے اب نیچے سما ہوگا

برائی تو کسیکی شاد مت کرنا برائی مین
بُرا ہوگا بُرا ہوگا بُرا ہوگا بُرا ہوگا

جو تو میری بغل مین آج اے دلبر نہ ٹہیریگا
نکلجائیگا پہلو سے دل مضطر نہ ٹہیریگا

جہڑی جسدم لگی اس دیدۂ گریان سے اشکونکی
تو غیرت سے مقابل میرے ابر تر نہ ٹہیریگا

بتون کو جاکے بتخانہ مین گر پوجینگے ہم یارب
تو ہیبت کیا خدا ٹہیریگا پہر پتہر نہ ٹہیریگا

چراغ آسا جہانمین ہے سفیر عمر کا رہنا
سحر تک چل بسیگا دیکہنا شب بہر نہ ٹہیریگا

حسینان جہان گو شاد کو جلوہ دکہاتے ہین
نظر مین کوئی اوسکی آپ سے بہتر نہ ٹہیریگا

کہا اغیار نے جاکر خدا جانے وہان کیا کیا
مری جانب سے جو وہ ہوگئے ہین بدگمان کیا کیا

جو گذری ہے سو گذری ہے کرون اسکا بیان کیا کیا
سناؤن مین شب ہجر انکی تمکو داستان کیا کیا

کہان وہ ماہ کنعان اور کہان جلوہ زلیخا کا
کئے ہین تو نے زیر خاک گل اے آسمان کیا کیا

جواب خط جو ہمنے اوس بت بے پیر کا دیکہا
بتائین کیا ان آنکہون سے لکہا تقدیر کا دیکہا

کبھی گردن کو کاٹا اور کبھی پہلو کو جا چیرا
اکیلا چھوڑ کر غیرون کو وہ رشک قمر آیا
لگے وہ دیکھکر کہنے کہ عاشق اسکو کہتے ہین

عجب کچھ حال چلنے مین تری شمشیر کا دیکھا
اثر لو آج ہمنے نالۂ رشمگیر کا دیکھا
کتابو نہین جو نقشہ قیس کی تصویر کا دیکھا

جواب طرز سخن مین شاد کی رمز و کنایہ ہین
یہہ انداز ہمنے پہلے گفتگوے میر کا دیکھا

رنج دارا کا کرین یا کہ کرین ہم جم کا
اور خورشید بنا جا کے فلک پر یا رب
غم مین کہاتا ہون ازل سے مری روزی یہی
خاک مین سب کو ملاتا ہے شب و روز فلک

ہے فنا سب کو بھروسا نہین اپنے دم کا
شرر نالۂ سوزان جو ہمارا چمکا
کالبد صانع قدرت نے بنایا غم کا
کیا نشان یہانپہ سکندر کا ہے کیا ہے جم کا

شاد ناشاد مقولہ تو یہی ہے اپنا
ہے فنا سب کو بھروسا نہین اپنے دم کا

نظر آتا نہین جینا کسی صورت اپنا
آہ کرنا کبھی رونا کبھی تارے گننا
غیرت گوہر نایاب بنا دیکھیے گا
خندۂ طالع بیدار پس مرگ لگا
عکس خوبی ہے نمایان دل روشن سے مرے

حال بیحال ہے ہے ہے دم رخصت اپنا
مشغلہ رہتا یہی ہے شب فرقت اپنا
چشم سے اشک جو نکلا دم رقت اپنا
دامن یار یہ ہے خون شہادت اپنا
دیکھو اس آئینہ مین حسن لیاقت اپنا

موج دریا سے نہین ہم شناور کو کبھی
شاد کر سکتے ہین کیا اہل عداوت اپنا

زلف دوتا کا شب مجھے دیدار ہو گیا
جب سے بتان ناز کا دل یار ہو گیا
لا بد کھلا ہے عقدۂ گیسو کسیکا آج

کالی بلا سمجھ کے مین بیمار ہو گیا
دنیا کے کاروبار سے بیکار ہو گیا
شرمندہ مشک نافۂ تاتار ہو گیا

اوس ماہ وش کو رات جو دیکھا تو تھا گمان
خورشید شب مین آج نمودار ہو گیا

دل نقد دیکے یار کو سودا ہوا ہے شاد
رسوا ہر ایک کوچہ و بازار ہو گیا

اپنا وہ فتنہ گر نہین ہوتا
آہ کا کچھہ اثر نہین ہوتا

حور ہو یا پری ہو جو کچھہ ہو
تمسا پیدا البشر نہین ہوتا

ناتوانی سے بار ہے گردن
خوب ہوتا جو سر نہین ہوتا

منہ لگاتے نہین ہین سیمین تن
جبکہ مٹھی مین زر نہین ہوتا

ہم اگر اونکو نامہ بھی لکھین
تو کوئی نامہ بر نہین ہوتا

مفلس و بینوا ہین بس مشہور
ہاتھہ مین جبکہ زر نہین ہوتا

آزمائینگے جذبۂ دل کو
آہ کا تو اثر نہین ہوتا

ترک گلشن نہ بلبلین کرتین
خوف صیاد گر نہین ہوتا

دان عدو روز کیا نہین آتے
شاد کا ہی گذر نہین ہوتا

دوست دنیا مین نہین کوئی خدا یا اپنا
اپنا سمجھے تھے جسے اوسکو نیا پایا اپنا

رشک اغیار کہان ہم رقیبان کیسی
دل ہی الفت سے تری جبکہ اوٹھایا اپنا

ضعف یہہ ہی تپ ہجران مین رہا تو آخر
دم نکلجائیگا اے رشک مسیحا اپنا

اشک ریزان ہے بہت دیدۂ گریان میرا
کردے طوفان نہ بپا نالۂ و افغان میرا

خوب دل کھو لکے رویا مین تری فرقت مین
سوز دل پر نہ بجھا آہ مریجان میرا

آبلہ پا ہون چلون دشت جنون مین کیونکر
تشنۂ خون ہے ہر اک خار بیابان میرا

یون لگا کہنے دم قتل وہ قاتل مجھسے
روز محشر نہ پکڑنا کہین دامان میرا

یاد آئے جو شب ہجر مین دندان اوسکے
روتے روتے نہ تھا دیدۂ گریان میرا

رند ہون دیر و حرم سے مجھے مطلب کیا ہی
سر ہے آنکھو مین ہے اور پان کی ہی لپٹ سرخی
گر یہی صدمۂ ہجران ہی تو دیکھو آخر
ہون مریض تپ ہجران مری صحت معلوم
جب سے ہے سلسلۂ زلف کا سودا مجکو
روز کے رونیسے خوف اسکے الٰہی ہی مجھے
مین وہ ہون رند کہ رضوان نے لیا ہاتھون ہاتھ

مہربان گبر ہے غمخوار مسلمان میرا
آج موجود ہے سب قتل کا سامان میرا
دم نکل جائیگا نکلیگا نہ ارمان میرا
دوستو ہوگا مسیحا سے نہ درمان میرا
پیرہن دھجیان ہے چاک ہے دامان میرا
کر دے طوفان نہ بپا نالہ و افغان میرا
چرچا کرتے ہی رہے گبر و مسلمان میرا

یہہ غزل دھوم کی اے شاد لکھی ہے مینے
سنکے محفل مین ہر اک ہوگا ثنا خوان میرا

ہوا ایسا تپ غم مین مری سوز جگر پیدا
فنا کی راہ ہے موی میان مین سر بسر پیدا
الٰہی خود بخود آ جائے ہماری آہ وہ ستمگر
ہوا بیٹھے بٹھائے اک بت کافر پہ دل شیدا
قیامت جسکی ٹھوکر سے دم رفتار ہوتی ہی
الٰہی کسطرح کاٹون شب فرقت قیامت ہے
وہ ہین ہمیل اپنے حسن اور ناز و نزاکت مین
اگرچہ بارہا سینچا ہے مینے آب دیدہ سے

جو منہ سے آہ نکلے ہے تو ہوتے ہین تبر پیدا
گیا ملک عدم جسکو ہوا فکر کمر پیدا
تو جانینگے کہ اس بت کے ہوا دلمین اثر پیدا
الٰہی یہہ ہوا کیسا مرے درد جگر پیدا
نیا عالم مین یارب وہ ہوا ہے فتنہ گر پیدا
نہ موت آتی ہے ہجرانین نہ ہوتی ہی سحر پیدا
میان ہوتے ہین دنیا مین کہان ایسے بشر پیدا
ولے نخل تمنا مین نہین ہوتا ثمر پیدا

کبھی اشک اور کبھی لخت جگر آتے ہین چشمو مین
مرے گریہ مین ہوتے شاد ہین لعل و گہر پیدا

وہ جو رشتاب قمر نہین آتا
روز ہجران ہے یان شب دیجور
اور تشویش دل کو ہوتی ہے

خواب پہر رات بہر نہین آتا
بن ترے کچھہ نظر نہین آتا
جلد جب نامہ بر نہین آتا

پس مردن مری قرار یہ ہاے — کبھی وہ بے خبر نہین آتا
کیا قیامت کو آئیگا ظالم — اب جو تو فتنہ گر نہین آتا
جسکی الفت مین گھر سے ہون بے گھر — ہاے میرے وہ گھر نہین آتا
یان تو ہے قدر اہل جوہر کی — شاد کو اک ہنر نہین آتا

ظالم یہہ ستم ہمسے اوٹھایا نہین جاتا — تو غیر کو دیکھے تو یہ دیکھا نہین جاتا
ے ہے ضعف یہانتک تب ہجر امین تمہاری — جون نقش قدم بیٹھہ کے اوٹھا نہین جاتا
ہان دیکھین کرشمہ تو تو تو نکو کرین سجدہ — یون ہمسے تو پہر کوئی پوجا نہین جاتا
مجنون ہین تو لیلی کے لئے کیون نہ پہرین ہم — دیوانہ سے اکجا کہین بیٹھا نہین جاتا
اب درد غم یار سہارا نہین جاتا — یہہ بار تو اب ہمسے اوٹھایا نہین جاتا
داغون سے ترے دل ہے مرا رشک گلستان — پر چیر کے سینہ تو دکھایا نہین جاتا
ان مارے نزاکت کے قدم اوٹھہ نہین سکتا — صد حیف یہان ضعف سے جایا نہین جاتا

چکر ہے مرے پانو مین اے شاد کچھہ ایسا
جون ہمسے بگولا کہین ٹھیرا نہین جاتا

ے محبت جو مینے پی ہے شراب لیکر مین کیا کرونگا — مزہ سے کہاتا ہون پارہ دل کباب لیکر مین کیا کرونگا
جو یاد قہر الٰہی آیا بدن گناہون سے تہر تہرایا — خیال رحمت کا دلمین آیا عذاب لیکر مین کیا کرونگا
وانی ساری یون ہی گنوائی سفیدی پری کی ہے اب آئی — گنہ کی منہ پر ہے اب سیاہی خضاب لیکر مین کیا کرونگا
و بھیجا قاصد بلانے وان پر کہا کہ ہم کیا کرینگے جاکر — تو بولا قاصد یہہ غصہ ہوکر جواب لیکر مین کیا کرونگا

پلاوہ مجکو شراب ساقی کہ جس سے رہجاے نام باقی
کہ مست ہون چشم مست سے مین شراب لیکر مین کیا کرونگا

ہاے بچنے کا نہین اب دل شیدا میرا — بے طرح آج دھڑکتا ہے کلیجا میرا
دیکھکر اونکو جو آنسو نہ نکلتے اپنے — اسطرح راز نہوتا کبھی افشا میرا

غیر سے ملنے کا شکوہ نہین مجکو اے یار
خاک جلکر تپ فرقت مین ہر آہ نکی

تیری تقصیر نہین ہے یہہ نصیبا میرا
وہ جگر ہے مرا ظالم وہ کلیجا میرا

ہاے پہر حال دل زار سناؤن کسکو
شاد سنتے ہی نہین وہ کبہی قصہ میرا

نہ بزم یار مین مجکو ہی اک سرور آیا
مدام کرتا ہے جو چہیڑ چہاڑ رندون سے
شب وصال وہ کیفیتین رہین شب بھر
جو میرا نام وہ لیکر پکارتے ہین کبہی
تصور در دندان مین رات کیا رویا
گئی جوانی تو یارب سیاہ رو نہ رہا
ابہی سے نام خدا آنکہو بد دماغی ہے

جو میکدے مین گیا وہ ہی ہو کے چور آیا
ضرور عقل مین زاہد کی ہے فتور آیا
شراب یار نے پی اور مجہے سرور آیا
جواب دیتا ہون حاضر ہوا حضور آیا
جہا نہین اوٹہا وہ طوفان کہ اک قصور آیا
سفید بال نہ آئے خدا کا نور آیا
سلام بہی نہین لیتے ہو وہ غرور آیا

کریم بخش خطائین کہ منفعل ہے شاد
گناہگار ترا اب ترے حضور آیا

اوس بت سفاک پر دل اپنا شیدا ہو گیا
اب تو بیت اللہ بہی دیکہو کلیسا ہو گیا

بہلا ہے کسیکا برا ہے کسیکا
نہین بے سبب ہے یہہ سوزش جگر مین
مری بات پر وہ بگڑتے ہین ناحق
کسیکا ہے آج اور کل ہے کسیکا
چلی آتی ہے جو مہک مشک کی سی

وہ نا آشنا آشنا ہے کسیکا
ضرور اپنا دل مبتلا ہے کسیکا
کسیکی شکایت گلہ ہے کسیکا
وہ کب دشمن جان ہوا ہے کسیکا
صبا عقد گیسو کہلا ہے کسیکا

ہے حامی ترا جب خداوند عالم
تجہے شاد پہر خوف کیا ہے کسیکا

وہ شوخ فتنہ گر پری فن کسیکا — ہوا ہے دوست اور دشمن کسیکا

ہوائی چاند کے منہ پر اوڑیگی — جو دیکھیگا رخ روشن کسیکا

جو پوچھا حشر مین قاتل ترا کون — پکڑ لیجاؤنگا دامن کسیکا

وہان لائی ہے مجکو وحشت دل — جہان ہوتا نہین درشن کسیکا

پکڑ لوگے کلیجا درد سے تم — سنوگے گر کبھی شیون کسیکا

ہوا ہے نالۂ بلبل سے دل چاک — اوڑا لائی ہے یہہ شیون کسیکا

نہین لگتی صبا بھی گرد کے ساتھہ — اوڑا جاتا ہے وہ توسن کسیکا

نجاؤنگا کبھی جنت مین تنہا — پکڑ لیجاؤنگا دامن کسیکا

ہوئی ہے چاندنی مہتاب کی گرد — اوٹھا برقع پس چلمن کسیکا

جواب اک روز دینا ہے خدا کو — دکھا مت دل بت رہزن کسیکا

کیا پامال جانان نے مگر ہاے — نجانا یہہ کہ ہے مدفن کسیکا

قیامت آئیگی جب دیکھہ لینا — کہ ہوگا ہاتھہ مین دامن کسیکا

محبت کس سے کی باتون مین آئے — ہوا ہے دوست وہ دشمن کسیکا

خزان ہے در پئے فصل بہاران — سدا رہتا نہین جوبن کسیکا

قیامت کیون نہ لائے شاد مجپر
وہ رونا بر سر مدفن کسیکا ✝

جب وہ پہلو سے مرے اوٹھکے پریزاد چلا — جان چلی دل بھی کرتا ہوا فریاد چلا

کھینچکر تیغ پئے قتل جو جلاد چلا — مین بھی اوٹھکر سر مقتل بدل شاد چلا

قتل کرنیکے لئے جب مرے جلاد چلا — سر جھکائے ہوئے مین بھی بدل شاد چلا

ہمسری یہہ قد جانان کی کریگا کیا خاک — دو قدم باغ سے باہر نہین شمشاد چلا

تن سے گردن مری اکبار جدا ہو جاے — وار ایسا کوئی پھر اوستم ایجاد چلا

قیس کے روکے جنازہ یہ کہا لیلا نے ہائے افسوس کہ یہہ بانی فریاد چلا
ہائے رے فصل بہاران مین یہہ پھوٹی قسمت باغ تک بہی نہ قفس لیکے وہ صیاد چلا
بدحواسی سے اوڑے مرغ چمن کے طوطے دام لیکر سوے گلزار جو صیاد چلا
چیخنے رونے لگے ہمنفسان گلشن جب قفس باغ سے لیکر مرا صیاد چلا
کون ہے میرے جنازہ کا اوٹہانیوالا قتل کرکے تو بہی مجہے او ستم ایجاد چلا
تیرے اوٹہتے ہی پڑی بزم مین ایسی ہلچل دل چلا ہوش چلا نالہ و فریاد چلا
ہوگیا حشر قیامت نے قدم چوم لئے ناز و انداز سے جب رم وہ پریزاد چلا
وہ جنازہ پہ نہ روئے مری حسرت نہ گئی بعد مردن ہی مین لیکر یہی فریاد چلا
سینکڑون غمزدے آئے گئے ہوکر دلشاد
ایک یہہ شاد تری بزم سے ناشاد چلا

فراق یار مین جب نالہ و فغان ہوگا تو آسمان سے اک شور الامان ہوگا
خرامان تو جو کسی روز میری جان ہوگا تو ایک حشر بپا زیر آسمان ہوگا
تڑپ تڑپ کے مسیحا بغیر تیرے ہائے مریض عشق شب ہجر نیمجان ہوگا
ستا لو خوب بتو اور تم ستم کر لو خدا کے سامنے یہہ ماجرا بیان ہوگا
بہار باغ لٹیگی خزان کے آتے ہی نہ گل چمن مین نہ بلبل کا آشیان ہوگا
وصال یار کے ہم بہی مزے اوٹہائینگے یہہ مہربان کبہی ہمپر بہی آسمان ہوگا
تمہاری زلف کی جانان بڑی کہانی ہے وہ ماجرا نہین جو مو بمو بیان ہوگا
مین غیر سے کبہی سرگوشیان نہین کرتا جو دیکہہ لیگا تو وہ شوخ بدگمان ہوگا
بتون کا حشر مین دامن وہ خود پکڑ لیگا ہمارے قتل کا دعوے جسے میان ہوگا
یہہ دل کی حسرتین نکلینگی دیکہنا اوسدن مرے جنازہ پہ جب یار نوحہ خوان ہوگا
تلاش موی کمر مین بتون کی آخر شاد

سفر ہمارا کبہی سوے لامکان ہوگا

یہہ حال اپنا ہجر مین ای رشک حور تہا
دم دم پہ بیقرار دل ناصبور تہا

ہر خار مین بہی تو چین نہ لینے دیا مجہے
دل سے کبہی خیال تمہارا نہ دور تہا

تم تو سوال بوسہ پہ اتنا بگڑ گئے
دل کی خطا تہی یہہ نہ ہمارا قصور تہا

فصل بہار مین جو اوجاڑے ہے آشیان
صیاد تو ہی میرا بتا کیا قصور تہا

ہجر ایمین وہ خمار بہی باقی نہین رہا
پہلو مین یار تہا تو سراسر سرور تہا

کرتے تہے کیون وصال کی شب پند و اعظا
کیا آپ کے دماغ مین حضرت فتور تہا

مردے اوٹہے مزار سے شق آسمان ہوا
نالہ نے میرے ہجر مین پہونکا وہ صور تہا

بار فراق سر پہ اوٹہا لیتے کسطرح
سنگ الم سے شیشۂ دل چور چور تہا

کرتے نہ کسلئے ترے دربان کی منتین
وہ بہی تو اک سگ در والا حضور تہا

میت پہ ہاے تم جو نہ آئے نہین سہی
تربت پہ فاتحہ کو تو آنا ضرور تہا

وہ کیا اوڑہے کہ بزم سے رونق ہی اوٹہگئی
اوس شمع انجمن کا ہی سارا ظہور تہا

دیکہا جمال یار تو غش آگیا مجہے
وہ رشک آفتاب سراپا ہی نور تہا

شب انجمن مین یار کو ٹہیرا ترا کیا
پاس ادب پہ تجہے دل شیدا ضرور تہا

اس بحر مین شگفتہ جو لکہی نہین غزل
یہہ تنگ قافیہ کا سراسر قصور تہا

یہہ حال بزم مین تہا کہ بادہ کشی سے شاد
جو تہا غرض کہ بیخبر و مست و چور تہا

سر ہمارا آج وقت تیغ بران ہو گیا
کام اپنا ہو گیا قاتل کا احسان ہو گیا

بت پرستی کرتے کرتے عشق یزدان ہو گیا
کیا خدا کی شان ہے کافر مسلمان ہو گیا

سخت جانی سے نہ دم نکلا چہری بہی بہت
قتل کرنے مین مرے قاتل ہی حیران ہو گیا

فصل گل مین بس ترے ہاتہون سے میرا ای جنون
چاک داماں ہو گیا ٹکڑے گریبان ہو گیا

وائے ناکامی کہ وہ صید زبون مین ہون کہ ہائے
قتل کرکے خود مجھے قاتل پشیمان ہوگیا

اے مسیحا لے خبر جلدی تپ غم سے کہ اب
سوکھکر کانٹا ترا بیمار ہجران ہوگیا

ق

دیکھتا ہون کیا کہ اک حسرت برستی ہے وہان
جو گذر میرا سوے گور غریبان ہوگیا

بیکسی روتی تھی منہ رکھہ رکھہ کے اونکی قبر پر
جنکا کروفر یہان مثل سلیمان ہوگیا

حال دل باہم دم رخصت نہ کہنے پائے کچھہ
وہ بھی گریان ہوگئے اور مین بھی گریان ہوگیا

جسطرف دیکھا نگہ بھر کر ہزارون مرگئے
کسقدر خونی ترا سوفار مژگان ہوگیا

جا لگے مرجائیگی خلقت دیکھنا اے شاد تو
داغ سینہ کا مرے جسدن نمایان ہوگیا

جلوہ گر شب مین اگر وہ مہ کامل ہوتا
چاند کا منہ ہے جو پھر اوسکے مقابل ہوتا

ایسے ہم کاہیکو حیران و پریشان پھرتے
دل جو اوس زلف پریشان پہ نہ مایل ہوتا

ماہ کی تاب تھی جو دیکھہ بھی سکتا اونکو
برقع چہرہ پہ اگر اونکے نہ حایل ہوتا

جا بجا دیکھہ حسینان کو مچل جاتا ہے
یا الٰہی نہ مجھے ایسا دیا دل ہوتا

اسطرح خاک نہ صحرا کی اوڑاتا پھرتا
قیس وحشت مین جو پابند سلاسل ہوتا

آئینہ یون کبھی ہر بار نہین دیکھتا تو
سادہ رویون پہ جو دل اپنا نہ مایل ہوتا

وائے تقدیر شہادت تو میسر ہوتی
خنجر یار سے مین ہائے جو بسمل ہوتا

مظہر شان الٰہی ہے بتون کا جلوہ
مین بغیر ان کے خدائی کا نہ قایل ہوتا

خون بہانے کی مرے ساری حقیقت کھلتی
اپنا اظہار جو قاتل کے مقابل ہوتا

محفل یار مین اے شاد تجھے لیجاتے
تو جو کمبخت وہان جانیکے قابل ہوتا

قتل کرنے کو مرے جبکہ وہ جلاد آیا
دیکھکر سوے فلک مجکو خدا یاد آیا

آج گلشن مین جو وہ رشک پریزاد آیا
دوڑ کر جا بقدم لینے کو شمشاد آیا

ہجر مین کیسا ہی عاجز دل ناشاد آیا
یار سے پر نہین کرنے کبھی فریاد آیا

بس نکل جائیگا دم ہچکیان لیتے لیتے
تو جو ظالم کبھی ہجران مین مجھے یاد آیا

ہاے ہم جسکی تمنا مین مرے خاک ہوے
وہ ہی قبر پہ ہمارے نہ پریزاد آیا

آستینین ہین چڑہین ہاتھہ مین تیغ عریان
قتل کرنے کو تو کیسے اے ستم ایجاد آیا

باغ مین ہنسنے تو مرغان چمن کا اب تک
کچھہ تماشا ہی نہ دیکہا تہا کہ صیاد آیا

خاک مین سوئینگے آرام سے مرکر لیکن
تنگی گور کو دیکہا تو خدا یاد آیا

جب رکہا قبر مین مجکو تو لحد نے پوچھا
کوئی غمخوار ہے تیرا تو خدا یاد آیا

تر گلو ہوگا دم آب سے دیکھین کسکا
باڑ پر یار کا ہے خنجر فولاد آیا

ہو گیا گرد مہ و مہر کا جلوہ سارا
بام پر آج جو وہ رشک پریزاد آیا

خون کے گھونٹ پیے دل کو مسوسا ہمنے
عیش کا جب وہ مصیبت مین فرا یاد آیا

شاد ہون ہاے مین دیوانہ گیسو کسکا
خواب مین بھی نہ کبھی وہ تو پریزاد آیا

تجھے آتا ہے ادہر کی ادہر ظالم اڑا دینا
صبا میری طرف سے یار سے کچھہ مت لگا دینا

کہے دیتا ہون مر جاؤن تو کرنا تم بسلون اتنا
مری میت پہ آنا اور مرا لاشہ اوٹہا دینا

تشکل آئینہ تو مجکو مین دیکہا کرون تجکو
دکہا کے اپنا وہ جلوہ مجھے حیران بنا دینا

تہکا ہون منزلون کا اے خضر ہارا ہوا ہون مین
کوئی سیدہا سا کوے یار کا رستہ بتا دینا

ردیف باے موحدہ

بھر بھر کے جام کیون نہ پیئون ارغوان شراب
کیفتین دکہاتی ہے کیا کیا میان شراب

ہون مین خراب کردہ اونہین چشم مست کا
دیکھے جنہین تو نشہ مین ہو سر گران شراب

ساغر کسی نے اور صراحی کسی نے لی
لایا جو بزم یار میں پیرِ مغاں شراب

کیا قطرہ قطرہ دیتا ہے کمظرف ایکبار
دے خم کا خم پلا مجھے پیرِ مغاں شراب

کیا شیخ کا گلہ کروں کیا برہمن کا مین
اس دور مین تو پیتا ہے سارا جہاں شراب

بادہ کشی کی یان نہ تمنا ہے ساقیا
پیوینگے دست پیرِ مغاں سے وہان شراب

بیہوش ایسا ہون کہ نہ ہوش آئے تا بحشر
وہ جام بھر کے دے مجھے پیرِ مغاں شراب

زر ہو تو شاد بھی لگین پینے شراب کو
بے زر کے ہے نصیب کسیکو کہان شراب

اس دور مین کچھ ایسا زمانہ ہوا خراب
بادہ کشی کی آرزو رہتے ہین شیخ و شاب

ٹھنڈی ہوا ہے ابر ہے اور یار بر مین ہے
یہہ وقت میکشی ہے پلا ساقیا شراب

وہ بادہ کش ہون مین کہ پس مرگ ساقیا
آئی صدا لحد سے مری یہہ کہ لا شراب

اب میکشی مین شاد مزہ آگیا ہمین
جل کر تپِ فراق مین دل ہو گیا کباب

ردیف تاے فوقانی

وعدہ تھا شام کا پہ نہ آیا تمام رات
امید وصل مین نہ مین سویا تمام رات

احسان شبِ وصال مین اتنا تو کچھ ہو
مرغ سحر نہ بولے خدایا تمام رات

درمان مریض عشق کا تیرے نہ ہو سکا
تم تم کہا کیا ہے مسیحا تمام رات

یہہ حال ہے مرا تری فرقت مین ماہرو
آہ و فغان ہے رونا تڑپنا تمام رات

افسوس شاد سے نہین گفت و شنید بھی
غیرون کو اوسنے پاس سلایا تمام رات

اگر چھینتا نہ ہمسے کوچۂ دلدار یا قسمت
تو مجنون بنکے صحرا مین نہ پھرتے خوار

پڑی ہے خاک آنکھوں مری کس راہ سے دیکھون
یہہ بارِ غم مجھے سدا نہین سر کرنے دیتا ہے
وہ سوتے ہی سے کیون اٹھتی لگا تا آنکھو جائی
وہ آتے آتے گھر پھیرے گئے رستہ سے پہہ را دلٹے

ہوا ہے بند او سجار وزنِ دیوار یا قسمت
مرے سر پر پڑا ہے دامنِ کہسار یا قسمت
جو ہوتا طالع خفتہ مرا بیدار یا قسمت
مقدر شاد میرا پھر گیا اکبار یا قسمت

ردیف جیم تازی

نازان نہو جو پاس ترے زر اگر ہے آج
بک بک کے مغز کہاتا ہے کیون میرا واعظا
قد جسکا دم مین عالمِ محشر بپا کرے

کل ہے گدا وہان جو یہان اہل زر ہے آج
یہہ تو بتا کہ کل کی کسکو خبر ہے آج
میری بغل مین دیکھیئے وہ فتنہ گر ہے آج

چھوڑا تہا جسکے غم مین سلیمان نے تخت کو
مہمان وہ شاد رشکِ پری میرے گہر ہے آج

ردیف حاے حطی

نہ آئیگی کبھی اس سوز خون چکان کیطرح
ستم ہے غیر پہ جان دے وہ غیرتِ یوسف
مثال تیر جو سیدہے تھے نوجوانی مین

ہزار سیکھے بلبل مری فغان کیطرح
جسے عزیز رکھا ہمنے اپنی جان کیطرح
وہ آخر ش ہوے پیری مین جون کمان کیطرح

ہے اس طرح مین غزل لکھنا غیر کو دشوار
یہہ شاد تونے نکالی نئی کہان کیطرح

ردیف خاے معجمہ

کیفی ہے اور لطیف ہے یہہ کیسا آب سرخ

پی لے تو ہو وے پیر جوان او شباب سرخ

کس لالہ رو کی بزم مین کی شبکو میکشی
نکلا ہے آج شرق سے جو آفتاب سرخ

رنگت ہماری زرد اونہین دیکھکر ہوئی
غصہ مین وہ جو ہوگئے ہین شتاب سرخ

مینائے چرخ مین ہے بہرا خون بیکسان
ہے کیا عجب کہ ابر سے گر برسے آب سرخ

اوس رشک گل کی ہجر مین آنکھون سے میری شاد
نکلے ہین میرے اشک برنگ شہاب سرخ

ردیف دال مہملہ

کیون نہ عشاق کو ہو کوچۂ دلدار پسند
عندلیبون کو ازل سے ہی ہے گلزار پسند

آبلہ پا ہے وہ کیا جسکو نہو خار پسند
خون ہو جائے وہ دل جو نہو آزار پسند

دل وہ کیا جسکو نہو ابروئے خمدار پسند
سر وہ کیا جسکو نہو یار کی تلوار پسند

دام کاکل کے ترے دام نہ کیون افزون ہون
زلف کا سودا ہی ہوتا ہے خریدار پسند

سارے ہندی و فرنگی صنمان دیکھہ لیئے
پر نہین آیا کوئی ہمکو طرحدار پسند

عادت جور و جفا چرخ کی کچھہ آج نہین
یہہ ستمگر تو ہمیشہ کا ہے آزار پسند

چین پانیکے نہین حضرت دل آپ کبھی
ان بتون سے جو ہمیشہ کے ہین آزار پسند

صاد ہے یار کی آنکھونپہ قسم قرآن کی
تیری آنکھین نہین اور نرگس بیمار پسند

تیر مژگان کا جو ہر دل پہ نشانہ مارے
وہ ہی آتا ہے ہمین ترک کماندار پسند

گفتگو اون تو رقیبون سے رہے ہی اوسکی
آتی میری ہی نہین ہے اونہین گفتار پسند

لکھی ہے میر کے انداز پہ یہہ شاد غزل
کیا سخندان نکرینگے مرے اشعار پسند

ردیف را مہملہ

ہمسے چھوٹیگا بھلا کوچۂ جانان کیونکر
موت آتی ہے نہ تجکو نہ وہ خود آتے ہین
پھونکے ڈالے ہے تپِ غم مجھے چپکے چپکے
نہ وہ روزانہ تکلم نہ وہ باتین نہ وہ پیار
ہے توقع مجھے جنت ملے تیرے باعث
سانپہ اغیار کے افسوس وہ لائے تشریف

ہو گلستان سے جدا بلبل نالان کیونکر
پھر بتاؤ کہ مین کاٹون شبِ ہجران کیونکر
یا الٰہی یہہ بجھے آتشِ پنہان کیونکر
آج آزردہ و غمگین ہو مریجان کیونکر
حشر مین چھوڑونگا جانان ترا دامان کیونکر
پھر کہو دل کے نکلتے مرے ارمان کیونکر

قابلِ داد ہے تونے یہہ غزل لکھی شاد
داد دیوے نہ تجھے کوئی سخندان کیونکر

نہین خالِ سیہ ہے یار کے رخسار تابان پر
تری زلفِ پریشان کی پریشانی لگی عالم
مرے پہلو سے اوس رشکِ قمر کو کیا اوٹھا بیٹھا
نہین بعدِ فنا بھی بیکسون کو عیش حاصل ہے

یہہ بیٹھا ہے مسیحا چشمۂ خورشید رخشان پر
کفِ افسوس ملتا ہے مرے حالِ پریشان پر
الٰہی آسمان ٹوٹے کہین زورِ رقیبان پر
کبھی روشن نہ دیکھا شمع کو گورِ غریبان پر

مضامین ہائے رنگین گلشن خاطر سے گر نکلین
لگائے حاشیہ پھر شاد بھی اپنا گلستان پر

قیامت ہے چلے ٹھوکر لگا کر
برنگِ شمع محفل مین بلا کر
تپِ غم نے فراقِ گل رخان مین
قیامت ہے مرا خاکا اوڑایا
وہ خود آیا ہے فتنہ گر الٰہی
ستمگر دل کو راحت ہے اسی سے
کبھی شکوہ نہ لائینگے زبان پر

شہیدِ ناز کی تربت پہ آ کر
اوٹھایا آخرش ہم کو رولا کر
ملایا خاک مین آخر جلا کر
عدو نے اپنا وان نقشہ جما کر
رقیبون نے نہ بھیجا ہو بڑھا کر
نہ پہلو سے مرے پیکان جدا کر
ستم کر جور کر تو یا جفا کر

بتان فتنہ گر نے یا الٰہی
مجھے کافر کیا جلوہ دکھا کر

اور سودا ہوا ہجران میں تری زلفوں کی
تیرے وحشی کو پری جبکہ پنہائی زنجیر

نہوئی زلف مسلسل سے رہائی ہے ہے
ہر قدم قیس یہ کہتا ہے کہ ہمنے جو پڑہائی زنجیر

کشتگان عدم اوٹہے کہ قیامت آئی
جب تری زلف کے وحشی نے ہلائی زنجیر

خود ہوں پابند سر حلقۂ زلف جانان
آہنی کیوں مری حداد بنائی زنجیر

یا الٰہی ہوا کس زلف کا سودا مجکو
خواب میں جو مجھے دیتی ہے دکھائی زنجیر

شاد کرتے ہیں وہان رند بہت سی ہو ہا ے
جب سے میخانہ کی ساقی نے لگائی زنجیر

داغ دل تازہ ہوے فصل گلستان دیکھکر
زخم میں سوزش ہوئی میرے نمکدان دیکھکر

یارب بتوں کی چاہ میں پائی ہوئی ہی آبرو
ڈوبا ہوں کیسا چاہ میں چاہ زنخدان دیکھکر

کالی بلا پیچھے لگی پھر اقضا نے آ مجھے
دام بلا میں پھنس گیا زلف پریشان دیکھکر

سکتہ ہوا اور دیکھئے اک بت کی صورت سنگ کی
آئینہ حیران ہو گیا رخسار جانان دیکھکر

ہے بیکسی سی بیکسی حسرت برستی ہے سدا
آتا ہے رونا کسقدر گور غریبان دیکھکر

جوش بکا نے میرے وہ طوفان اوٹہا ہر گھڑی
پانی سمندر ہو گیا یہ چشم گریان دیکھکر

دیکھا پریشان جو مجھے زلف پریشان کیطرح
وہ بھی پریشان ہو گئے مجکو پریشان دیکھکر

اعمال بد کا ڈر مجھے مطلق نہیں ہے عاقبت
ساری خطائیں کی ہیں یاں اک تجکو رحمان دیکھکر

تصویر دلبر دیکھئے پیش نظر ہے ہر گھڑی
رہتا ہوں ہر دم شاد میں دیدار جانان دیکھکر

ردیف سین مہملہ

ہم کیا نرالے بیٹھے ہیں اوس سیمبر کے پاس
بے زر ہمیشہ جمع رہے اہل زر کے پاس

رکہتے نہیں سخی کبہی زر اپنے ہاتہہ مین
دیکہا نہ سیم و زر کبہی اہل ہنر کے پاس
بے زر کے دیکہو قدر نہین آدمی کی کچہہ
توقیر ہے جہان مین جو زر ہے بشر کے پاس
ایسا بگڑ گیا کہ وہ سنورا نہ حشر تک
بیٹہا جو دو گہڑی کوئی اوس فتنہ گر کے پاس
قاصد نہین صبا نہین پیغام بہ نہین
خط کسکے ہاتہہ بہیجدون اوس بیخبر کے پاس

یہہ دیکہنا رقیب کا ہوگا نہ پہر گذر
جب شاد گہر بنائینگے ہم اوسکے گہر کے پاس

ردیف فا

وہ دیکہتے ہین لطف سے اغیار کیطرف
ہم دیکہتے ہین چرخ ستمگار کیطرف
یارب تو شرم رکہہ لے کہ تنہا ادہر ہون مین
ہے اک خدائی اوس بت اغیار کیطرف
چڑہ بنتی ایسی پہر کبہی لینے نہ دیتا چین
ہوجاتا آسمان جو کبہی یار کیطرف
دو تیغ اک نیام مین آتی نہین کبہی
تم غیر کی طرف رہو یا یار کیطرف
سنکر وہ بولے طیش سے کیا خوب یہہ سہی
تیر کی طرف کبہی کبہی اغیار کیطرف
پردے مین بیٹہے بہی وہی لیکا ہے تاک کا
غرفہ سے جہانک لیتے ہین بازار کیطرف
بیت الصنم ہے کعبہ ہمارا تو شیخ جی
ہم پڑہتے ہین نماز در یار کیطرف
یاد آگئی جو مستی چشم نگاہ یار
دیکہا گیا نہ نرگس بیمار کیطرف
کیا لذت خلش ہے کہ پہر پاکے آبلہ
ہر ہر قدم پہ دیکہتے ہین خار کیطرف
جانے نہ دینگے ہونگے کہڑے راہ روک کر
ملجائین گے کبہی جو وہ بازار کیطرف

ق

لو جان سے مارے جاتے ہین بس اس خطا پہ شاد
دیکہا تہا اونکی ابروے خمدار کیطرف

یہہ وقت مینوشی کا ہے رکہہ توبہ نادان اکطرف
ٹہنڈی ہوا ہے اکطرف برسے ہے باران اکطرف

ہے سکیتی کا تب فرا جب ہو لعل مین دلربا
ہو تسیہ بھر اک پر فضا صحن گلستان اکطرف

ردیف قاف

اوس دلربا کا جب سے الٰہی ہوا فراق
امید زلیست کیا ہے جو یہہ ہی رہا فراق
بیجان نہون کہ جان ہی تن سی نکل گئی
آ اب تو او مسیح کہ حالت ہے نزع کی
مین ہجر یار مین بھی تو تنہا نہین رہا

گویا کہ جان و تن مین مرے ہو گیا فراق
دشمن ہے میری جان کا ستمگر ترا فراق
جب سے بتون کا مجکو الٰہی ہوا فراق
کہنیچے ہی جان کو تن سے ستمگر ترا فراق
مونس رہا ہے غم مرا ہمدم رہا فراق

بہر خدا بچے نرہا پاس ننگ و نام
ایسا بتون کا شاد ہے تجکو لگا فراق

ردیف کاف

کہو بیٹھے جنکے ہجر مین ہم جسم و جان تلک
کر دیگا خاک کوہ و چمن شہر و دشت کو
گر ہے یہی تصور رفتار ناز یار
زیبا نہین ہے حسن دو روزہ پہ یہہ غرور
تڑپون ہون مرغ کشتہ کی مانند ہجر مین

الفت کا اپنی اونکو نہین ہی گمان تلک
پہونچیگا اپنا نالۂ سوزان جہان تلک
کہو دیگا آخرش یہہ مرا جسم و جان تلک
قایم رہا نہ حسن کوئی جاودان تلک
یارب بتون کے جور اوٹہاؤن کہان تلک

ایسا غم فراق مین ہے شاد ناتوان
ممکن نہین کہ پہونچے تری آستان تلک

ستمگر تیری فرقت مین ہوا ہون ناتوان یا تک
ہما کہائے نہ میری استخوان اید وستو دیکہو

جگر سے لب تلک آتی نہین ہے آہ و فغان تک
یہہ پہونچا دو خبر میری سگان کوی جانان تک

غزالِ دشت و مجنون آئین استقبال کو میرے ‏ — ‏ تری زلفون کی وحشت مین اگر جاؤن بیابان تک

ہوئی برہم ہے پیچ و تاب سے کیون زلف جانانہ ‏ — ‏ اگر دستِ عدو پہونچا نہین ہے زلفِ جانان تک

یہہ سودا ہے ترے مجنون کو فصلِ گل کے آتے ہی ‏ — ‏ اوڑایا دہجیان کر کر گریبان سارا دامان تک

ہماری آہ آتشبار نے برپا قیامت کی ‏ — ‏ چمن پہونکا جہان پہونکا ہی اور پہونکا نیستان تک

لبِ رنگین جانان نے بہایا خون ہے عالم کا ‏ — ‏ غریقِ خون ہے دیکہو کان مین لعلِ بدخشان تک

ہمارے سامنے بلبل نکاتِ عشق کیا جانے ‏ — ‏ ابہی وہ طفلِ مکتب ہے پڑہا اوسنے گلستان تک

بصد منت کہا صیاد سے بلبل نے رو رو کر ‏ — ‏ خدارا فصلِ گل مین تو قفس لیچل گلستان تک

جو میرے گھر بہی آئے ساتہہ وہ اغیار کو لائے ‏ — ‏ کبہی تنہا نہ آئے شاد وہ افسوس ہے یانتک

رویا فراقِ یار مین یارو یہان تلک ‏ — ‏ ڈوبی زمین پانی چڑہا آسمان تلک

پہونکا تپِ فراق نے اے شاد یان تلک ‏ — ‏ جل جل کے خاک ہو گیا ہر استخوان تلک

صدمے ترے فراق کے وہ وہ اوٹہائے ہین ‏ — ‏ ہو حشر بہی تو ہم نکرین الامان تلک

دیتے ہین بات بات پہ جان وہ رقیب کی ‏ — ‏ یارب عدو نے اونکو چڑہایا یہان تلک

دم لینے کا بہی ضعف سے یارا نہین رہا ‏ — ‏ سینہ سے تا بلب نہین آتی فغان تلک

طوفان نئے اوٹہاتے ہین ہر روز اک عدو ‏ — ‏ روؤن مین انکی جان کو الہی کہان تلک

کیسا کلام نام بہی لیتے نہین مرا ‏ — ‏ وہ بدگمان ہوئے مری جانب سے یان تلک

محشر ہوا زمین پہ ہلا کاخ آسمان ‏ — ‏ نالون نے میرے شور مچایا یہان تلک

اوس رشکِ ماہ کی ہے جفاؤن کا کیا گلہ ‏ — ‏ پیر جورِ آسمان اوٹہاؤن کہان تلک

لائی ہے ہمکو وحشتِ دل کیسے دشت مین ‏ — ‏ یان غمگسار ہے نہ کوئی مہربان تلک

ردیف گاف فارسی

دکھا رہی ہے تری شوخ گلفشانی رنگ
ہوا لبساط زمین دیکھہ ارغوانی رنگ

چمن مین دیکھیے کیا گل کھلے ہین رنگ برنگ
ہے سرخ رنگ کوئی کوئی زعفرانی رنگ

پسند آئے نہ کیون میرا سبزہ رنگ مجھے
نظر کو تازگیان دے ہے جیسے دھانی رنگ

وہ رشک گل مجھے دیکھے تو کھل کھلائے ہنسی
الہی دے مرے چہرہ کو زعفرانی رنگ

ترے شہید کے ماتم مین دیکھہ اے قاتل
پسند آیا ہے سوسن کو آسمانی رنگ

ہے صبح عید کی اور فصل گل ہے ایساقی
شراب دے مرے ساغر مین ارغوانی رنگ

خدا کیواسطے پیری مین میری تسکین کو
دکھا دے پھر مجھے اے عالم جوانی رنگ

یہہ کسکے عارض گلرنگ کا ہے عکس پڑا
ہوا ہے ساغر مے شاد ارغوانی رنگ

ردیف لام

خدا ہین یہہ بت دل لگانیکے قابل
رہے پر نہ ہم جور اوٹھانیکے قابل

نہ پوچھو شب ہجر کا ماجرا ہم
نہین ہے یہہ قصہ سنانیکے قابل

بگڑ کر گیا ہمسے وہ آئینہ رو
رہے ہم نہ اب منہ دکھانیکے قابل

فلک کی ہوئی پشت جس سے خمیدہ
وہ تھے بار بس ہم اوٹھانیکے قابل

موا ہون بعشق بتان مومنو مین
ہے لاشہ مرا بس جلانیکے قابل

تملق مین اعدا کی کیون آگئے ہو
یہہ کتے نہین منہ لگانیکے قابل

چڑھاتے ہو کیون سر پہ زلفونکو اپنی
یہہ موذی نہین سر چڑھانیکے قابل

ارے چرخ بس کیون ستم کر رہا ہے
نہین ہین ترے کیا ستانیکے قابل

ہے بستر سے یان ضعف مین اوٹھنا مشکل
کہان تاب ہے وان کے جانیکے قابل

نہو شاد تو ہجر مین اشک ریزان

یہہ موتی نہین ہین بہانے کے قابل

فراق یار مین آہ و بکا سے کیا حاصل
ہزار تلخی ہجران گوارا کین ہمنے
خدا کرے کہ وہ قاتل ہمارے زخمون پر
خدا سے ڈر اے ظالم کہ بنوا ہو نمین

دلا نہ گریہ سے ہو ویگا مدعا حاصل
دلے نہ ایک ہوا وصل کا مزا حاصل
نمک چہڑک دے تو ہوا در ہی مزا حاصل
فلک ستانے سی میرے تجہے ہو کیا حاصل

ردیف میم

ہرگز نہون جدا بت نا آشنا سے ہم
وہ سخت جان بنے ہین مثال شب فراق
لکہینگے ہان ترے گل رخسار کی صفت
ساقی نہو چمن مین نہو جام مے نہو
لائی خبر نہ اوس گل رعنا کی تو کبہی
آئے شب فراق نہ کیا کیا خیال زلف
اے دل بیان تیزی رفتار کیا کرون

مانگین گے صبح و شام دعا یہہ خدا سے ہم
کٹتے نہین ہین آپکی تیغ جفا سے ہم
شنگرف لینگے پر ترے رنگ حنا سے ہم
ہین مست بوسۂ لب شیرین ادا سے ہم
کہتے ہین بار بار یہہ باد صبا سے ہم
ڈرتے اسی وجہہ سے ہین کالی بلا سے ہم
جوش جنون مین چلتے ہین آگے صبا سے ہم

یہہ شاد کی دعا ہے خدا اے کریم سے
ہرگز نہون جدا بت نا آشنا سے ہم

کر دینگے خاک چرخ کو سوز جگر سے ہم
صد حیف ہے اونہین نہین اب تک ہوا اثر
گر ابکے مل گئی ہمین تیری کمر پری
کہہ اور کچہہ کہا ہے زبانی مرے لئے
بعد از شب وصال نہ فرقت خدا دکہائے

عالم کو ہو نا دینگے اسی اک شرر سے ہم
امید کیا رکہینگے فغان کے اثر سے ہم
تو باندہ لینگے صاف اوسے تار نظر سے ہم
رہ رہ کے پوچہتے ہین یہی نامہ بر سے ہم
مر جائین کاش رات مین پہلے سحر سے ہم

اشک آتے ہین کبھی کبھی چشمون مین لخت دل
تمثیل اور کچھ نہین رخسار یار کی

ہین سیر چشم آپ کے لعل و گہر سے ہم
تشبیہ آپ دیتے ہین شمس و قمر سے ہم

اوس بت کو خدا بنائینگے ہم
چاہِ ذقن صنم کے مارے
کیون اونکی کمر کی جستجو ہے
سوز جگری عیان نہوگا
وہ شمع انجمن کہان ہے
لیلیٰ مین ہے لاے نفی ہستی
جائینگے نہ اونکے کوچہ سے ہم
گر سوز جگر زبان پہ آیا
تدبیر کا چھوڑ کر سہارا

کیون دیر سے کعبہ جائینگے ہم
اب چاہ مین ڈوب جائینگے ہم
کیا ملکِ عدم کو جائینگے ہم
وہ کہتے ہین خط جلائینگے ہم
پروانہ سان لو لگائینگے ہم
مجنون کو سبق پڑھائینگے ہم
گر جان سے بھی اپنی جائینگے ہم
اک دم مین جہان جلائینگے ہم
تقدیر کو آزمائینگے ہم

جان جائیگی شاد کی پیارے
مت کہاؤ قسم کہ جائینگے ہم

دوئی کو کرینگے دور دیکھو جو نقش ہستی مٹائینگے ہم
ہزار آفات و رنج دیا تم نہ سر پہ اپنے اوٹھائینگے ہم
سنائے دیتے ہین اے عزیزو جو اپنی کرنی پہ آئینگے ہم
ہزار حسرت سے ساتھ غیرون کے بزم جانان مین جائینگے ہم

فنا جو ہونگے تو ایک ہونگے خودی خدا ہی مین پائینگے ہم
قسم خدا کی تمھین کسے اپنے نہ دلکو اتنا لگائینگے ہم
تو نالہ کر پر شرر سے اپنے زمین کو سر پر اوٹھائینگے ہم
ٹہا کے اپنی لحد مین اونکو رقیبو تمکو سلائینگے ہم

تو نہ کرینگے یا کوئی جادو کرینگے ہم
بوس و کنار کے تو اوٹھائینگے لطف غیر
جائینگے بھول صدمۂ تاریکی لحد
باہر نکل ہی آئینگے چشمون سے اشک تر

رام اپنا آج تمکو پری رو کرینگے ہم
اور جان نثار تمپہ پری رو کرینگے ہم
مرقد مین یاد جب ترے گیسو کرینگے ہم
کتنا ہی ضبط گریہ مین آنسو کرینگے ہم

اخبار مین چہپے گا ہمارا جو تذکرہ — بدنام ساتہہ تمکو بہ پر وکرینگے ہم

بدذاتیون سے غیر کی آئینگے تنگ جب — ناچار اپنے یار کو بہ خو کرینگے ہم

باغ بہشت وحور کے جلوہ کو دیکھکر — ہر وقت یاد تمکو پہ پرورکرینگے ہم

سنتا نہین ہے کوئی ہماری کہانیان — کس سے کہین یہہ قصہ ہی یکسو کرینگے ہم

تمپر تو زور کچہہ نہین چلتا یہہ ستم — ناچار اپنے دلپہ ہی قابو کرینگے ہم

گر جایے یہہ نہ گنبد ہفت آسمان کہین — جس روز شاد نالہ و یاہو کرینگے ہم

ردیف نون

کچہہ ایسے مضطرب فرقت مین تیری یار پہرتے ہین — کبہی صحرا کو جاکر پہر سوے گلزار پہرتے ہین

نہایت مضطرب ہوتے ہین اور بیزار پہرتے ہین — ترے در سے جو ہم مایوس اے دلدار پہرتے ہین

غضب مین جو وہانپر وہ لئے تلوار پہرتے ہین — کفن باندہے ہوے ہم پہر سے یان تیار پہرتے ہین

وہ ایسے پارسا کافر ہوے اللہ رے گمراہی — بتون کے عشق مین ڈالے ہوے زنار پہرتے ہین

خدا سمجہے رقیبون کو یہہ وہ جلاد ہین ہردم — ہمارے قتل پر باندہے کمر طیار پہرتے ہین

کوئی کہتا ہے سودائی کوئی کہتا ہے دیوانہ — تعشق مین تری زلفون کے ایسے خوار پہرتے ہین

مسیحا بن ترے دیدار کے ممکن نہین صحت — عبث کرتے ہوے چارہ فر غمخوار پہرتے ہین

کمین مین اپنی بیٹہے ہین عدو اللہ حافظ ہے — ہم انکی گہات سے غافل نہین ہشیار پہرتے ہین

یہہ سودا ہے ہمین اوس غیرت یوسف کا مدت سے — لئے نقد دل و جان ہم سر بازار پہرتے ہین

الہی خوف ہی وہ بدگمان مجہسے نہو جاے — بہت غیبت مری کرتے ہوی اغیار پہرتے ہین

جلاسکتے ایک نالہ مین مگر ہے واسطہ تجہہ سے — ترے سایہ تلے ہم چرخ کج رفتار پہرتے ہین

خدا جانے یہہ کیسا پانو مین چکر ہوا پیدا

مدام اے شاد ہم جو آسمان گرد رہتے ہین

بحکم سید گو طیار زندان ہوتے جاتے ہین
یہان کچھ اور ہی وحشت کے سامان ہوتے جاتے ہین

شب تاریک مین کیونکر مین اس عقدہ کو کہونگا
رقیب روسیہ سے اون کے یہان ہی نے ہو جاتے ہین

سخن مین شاد تو ہو جائیگا نامی زمانے مین
سخندان بھی اب تیرے ثنا خوان ہوتے جاتے ہین

ملک عدم تلک بھی تو آتی نظر نہین
ظاہر ہوا ہمین کہ تمہارے کمر نہین

سچ کہتا ہون کہ تمسا زمانے مین میرے جان
غلمان نہین ہے حور نہین ہے بشر نہین

لاتو ہی کھینچکر او نہین اے جاذب دل تنہا
آہ و فغان مین میری رہا اب اثر نہین

طول شب فراق کی کیا داستان کہون
یہہ شب وہ ہے کہ شام کی جسکی سحر نہین

قسمت کا یہہ لکھا ہے کہ اوس شکر حور کو
نامہ بھی گر لکھا تو کوئی نامہ بر نہین

اخبار غیر وان چلی آتی ہین رات دن
کیا بیخبر ہین ہم بھی کہ ہمکو خبر نہین

رنج معاش گر نہو فکر معاد ہے
آرام شاد ہم کو کسی طور پر نہین

ق

کس دم تمہارے ہجر مین لب پر بکا نہین
وہ روز کو سنا ہے جو محشر بپا نہین

کس دم وہ ہمیہ بر سر جور و جفا نہین
ہان ہے نہین تو لطف نہین ما و عطا نہین

شکلو جو راستہ مین وہ جاتے ملے مجھے
مینے کہا کہ تمسا کوئی مہ لقا نہین

اکدن کبھی نہ حال یہ میرے کیا کرم
یہہ تو کوئی طریقۂ اہل وفا نہین

کہنے لگے وہ تیوری چڑہا منہ کو پھیر کر
کیون جل لگا ہمسے کہ ہم باوفا نہین

سلیمان زمان کو نامہ ہم تحریر کرتے ہین
پریزادانہ مضمون اسلیئے تسخیر کرتے ہین

سوال بوسۂ لبہائے نگین جب مین کرتا ہون
بگڑ جاتے ہین وہ اور روبرو شمشیر کرتے ہین

کبھی وہ پان کہاتے ہین کبھی مہندی لگا دیتے ہین
غرض کرتے ہین جو کچھ قتل کی تدبیر کرتے ہین

ہوئی حالت بُری اوس نوجوان کے ہجر میں ایسی
حقیقت سے مگر واقف نہیں ہین حضرتِ ناصح
تاسف دیکھکر مجکو جوان و پیر کرتے ہین
جو رندان سیہ کش سے سدا تقریر کرتے ہین

جگر شیر فلک کا شاد پہٹ جاتا ہے گردونپر
شبِ فرقت مین جب ہم نالۂ شبگیر کرتے ہین

کرون کیا مین بیان فراق الم مرے خامے کو تاب رقم ہی نہین
رہا خون بدن مین نہ میرے صنم مری آنکھون مین نام کو نم ہی نہین
کہا مینے کہ مرتا ہون تجہپہ میان لگا کہنے وہ ہنسکے یہہ جان جہان
تری زندگی بہاتی ہے کسکو یہان ترے مرنیکا مجکو الم ہی نہین
کیا مینے جو شکوۂ جور و جفا تو جواب مین وہ بت ہوش ربا
لگا کہنے کہ جہوٹا ہے تیرا گلہ مری عادتِ جور و ستم ہی نہین
مین دل وہ ملا ہے بروز ازل کہ نہ قابو مین اپنے ہے ایک ہی پل
مرے پہلو سے جاتا ہے صاف نکل اسے خوف جفا و ستم ہی نہین
نظر آیا اسے جہان کوئی صنم گیا پہلو سے کر مرے صاف یہہ رم
ہوا شاد یہہ دل مجہے باعث غم مجہے جانیکا اسکے الم ہی نہین

تیری فرقت مین مو اکرتے ہین
پند گو وعظ و نصیحت کر کے
تیر پہلو سے نکالین ہین وہ
یاد کر مجکو جیا کرتے ہین
جوشِ وحشت کو فزا کرتے ہین
جان کو تن سے جدا کرتے ہین

یاد مین کاکل شبگون کی شاد
رات بہر آہ و بکا کرتے ہین

اندر اپنا کسی ڈہب گر نہوگا کوئی جانان مین
چمک ہے عارضِ جانان کی یون زلف پریشان مین
تو کہدو قفس سے آتے ہین حضرت ہم بیابان مین
چمک جاتی ہے بجلی جسطرح جیسے ابر باران مین

الٰہی اس جنون کے ہاتھ سے اوس جوش وحشت مین
جگر خون ہے غزالان ختن کا رشک کے مارے

نچوڑا تا ہی باقی مرے جیب گریبان مین
وہ خوشبو ہے معطر یار کی زلف پریشان مین

غذو بت ہے کہان وہ شاد شہد و قند و شکر مین
مزا کچھ اور ہی ہے بوسہ لبہاے جانان مین

بتان فتنہ گر بچپن ہی سے چنچل نکلتے ہین
عجب قدرت خدا کی ہے یہہ کم سن چل نکلتے ہین

آمد فصل خزان گل کی زبانی پا گئین
شاخ گل پر بلبلین بیٹھی ہوئی تہرا گئین

باب ہجم یاد کر سنت خدا ے را کے لبعد
یہہ گلستان کا سبق ہین بلبلین بتلا گئین

اب تو دکہلا دو بتان سنگدل دیدار کم
انتظار دید مین آنکھین مری تہرا گئین

آمد آمد کس گل رعنا کی ہے گلزار مین
بلبلون نے شور اوٹھا رکہا ہے کیا اترا گئین

راز دل کہنے کو تہے پر کہہ سکے منہ سے نہ کچھ
کہتے کہتے اونکو آنکھین دیکھکر شرما گئین

رنگ بیگانہ اب کیونکر ترا باغ سخن ††
شاد بلبل کو تری رنگین ادائین بہا گئین

نہان سینہ مین اپنے شرقستان ہم بھی رکہتے ہین
کسی خورشید رو کا داغ ہجران ہم بھی رکھتے ہین

کرے صحرا کو خالی اور استقبال کو آئے
کہو مجنون سے اب عزم بیابان ہم بھی رکہتے ہین

سر دور حشر اے ساقی پیالے آب کوثر کے
پئین ہاتہون سے تیرے یہہ تو ارمان ہم بھی کہتے ہین

بہار گل وہان وہ دیکہتے پہرتے ہین گلشن مین
یہان داغون سے سینہ کو گلستان ہم بھی رکہتے ہین

نکلتے شاد ہین مضمون رنگین میرے نالہ سے
غزلخوانی مین بانگ عندلیبان ہم بھی رکھتے ہین

تلطف یہہ کب فتنہ گر کرتے ہین
ستم کرتے ہین ہان اگر کرتے ہین

ہمین یاد شب مین اگر کرتے ہین
تو آہ و بکا تا سحر کرتے ہین

جو ہم عشق سیمین تنان کرتے ہین
کسیکا ہی کیا صرف زر کرتے ہین

کبھی روتے ہین اور کبھی ہنستے ہین
ترے ہجر مین دن بسر کرتے ہین

کیونکر نہ ہجر یار مین آہ و بکا کرین
آجائین سامنے تو ملین ہین تپاک سے
دیکھے بغیر یار کے صحت نہ ایک ہو
امید ہے اگر تو ہے اوسکی جناب سے

محشر ہے ہم بھی اور قیامت بپا کرین
دشنام مجکو لاکھ وہ دیجے دعا کرین
یون لاکھ میری حضرت عیسی دوا کرین
کس سے میان خدا کے سوا التجا کرین

انکار صاف کر دیا جب نامہ بر سے شاد
خط کا جواب لاکھ وہ بھیجے لکھا کرین

بعزم صید اوسنے جبکہ ڈالے تیر ترکش مین
وہ شوخ فتنہ زا بے مثل ہے خوبان مہوش مین
تپ الفت کی تیرے یہہ ہر اک شے مین حرارت ہے
اسیر ایسا ہوا ہو نمین کمند زلف دلکش مین
کیا ایک ہی نگہ مین اہل ایمان کو خراباتی
ہمین منظور اعدا کا ستانا ہی نہین ورنہ
رخ رنگین جانان پر خط مشکین نکل آیا
جو دن کو دیکھتا ہون گیسوے دلدار کا عالم

تو آہو چوکڑی بھولے ہوا شیر فلک غش مین
نگہ مین ناز مین آن و ادا مین قد دلکش مین
جہنم مین دل عشاق ہین اور سنگ و آتش مین
رہائی ہو نہین سکتی دل بیجان ہی کشاکش مین
بھرا کچھ ایسا افسون ہے تمہاری چشم میکش مین
خدا جانے قیامت ہے ہماری آہ سرکش مین
یہہ دیکھو قدرت صانع او گیا ہی سبزہ آتش مین
تو ساری رات گذرے ہے خیال روے مہوش مین

قمار عشق مین جو کہ کا تو نرد مدعا ہارا
تو اس بازی مین آیا شاد ناحق پنج اور شش مین

سردی و یخ سے آدمی ہین شل
نالہ میرا جو شعلہ بار نہین

کہون مین کیا ستم روزگار کی باتین
عدو سے کرتے ہین جو لحظہ لحظہ سرگوشی
فراق یار کی جب داستان سناتا ہون

بڑا ہی قصہ ہے لیل و نہار کی باتین
سنینگے خاک وہ مجھ جان نثار کی باتین
تو خلق سمجھے ہے روز شمار کی باتین

نقش پا بنکے وہ بیٹھا ہے اوٹھیگا کبھی
شاد کو در سے عبث اپنے اوٹھاتے کیون ہو

نگہ تیز سے ذرا دیکھو
اپنے خنجر کو آزما دیکھو
ایک دن بہی نہ ہمکنار ہوا
شومی بخت کا گلا دیکھو
تم ہی مٹ جاؤ گے ٹلیگا نہ بہید
نقش تقدیر تو مٹا دیکھو
ایکدم مین فلک ڈبو دونگا
نہ یقین ہو تو تم رولا دیکھو
بادہ لعل لب سے ہونگا سیر
مے گلرنگ تم پلا دیکھو

گر یہی مشق تیغ ہے اون کی
ایک دن شاد مر گیا دیکھو

نزع مین وہ مرے بالین پہ جو آیا دیکھو
تن سے دشوار ہوا جان کا نکلنا دیکھو
چارہ گر لاکہہ کرین حضرت عیسے دیکھو
تیرا بیمار نہین ہونے کا اچہا دیکھو
عشق کا اپنے جہان مین ہوا چرچا دیکھو
الفت یار مین کیسے ہوے رسوا دیکھو
فصل گل مین لگے پہر چاک گریبان کرنے
پہر ہوا اے دل وحشی تمہین سودا دیکھو
چارہ جب ہو نسکا ہاے مریض غم کا
آخر بس اوٹھہ گیا نا چار مسیحا دیکھو
ذبح کرتا ہے تغافل کا وہ خنجر ہر دم
ورنہ محشر تلک آ دم نہین مرتا دیکھو
وہ جو یکتائی کے دعوے پہ ہین اپنے نازان
اونکو وہ آئینہ زانو کا تو دکہلا دیکھو
پہر محبت ہوئی اوس شوخ کو اغیار کے ساتھ
پہر مری جان کے دشمن ہوے پیدا دیکھو
بخت برگشتہ مجنون تہا وہ ناقہ بہی تہا
نجد تک جا کے پہرا ناقۂ لیلا دیکھو
رنگ چہرہ کا نہو زرد ہمارا کیونکر
سر دمہرون سے پڑا ہے ہمین پالا دیکھو
طرحدارون مین کہان اوسکی طرحکا کوئی
وضع کا اپنی ہے وہ شوخ نرالا دیکھو
تارے گن گن کے اگر رات گذر جاے تو پہر
تجہسے دن ہجر کا کاٹے نہین کٹتا دیکھو

اے بتو چشم نمائی کے نہین ہم قابل
نگہ قہر سے ہمکو نہ خدارا دیکھو

رنج اوٹھاتے ہو عبث کعبہ کو تم جاتے ہو
ہے خدا ہی کا بتون مین یہی جلوہ دیکھو

بحر الفت مین نچھوڑینگے تمہارا دامن
آشنا کرکے گئے گو ہمسے کنارا دیکھو

وعدہ کرتے ہو مکرتے ہو نکرتے ہو وفا
بیوفا تمسا ہی کوئی نہین ہوگا دیکھو

بولے اونسے دم رخصت جو پہر آنیکو کہا
آئینگے جو کبھی فرصت ہوئی اچہا دیکھو

لے اوڑے ہاتہون سے میرے یہہ حسینان جہان
مرغ دل کو بڑی محنت سے تہا پالا دیکھو

شاد صورت کو مری دیکھکے سب کہتے ہین
جانے اس عمر مین اسکو یہہ ہوا کیا دیکھو

مارکا کل نے ترے جب سے ڈرایا مجکو
شب کو بستر پہ کبھی خواب نہ آیا مجکو

نالۂ نیم شبی تیرا برا ہو ظالم
ہاے تو نے تو بہری نیند جگایا مجکو

صورت نقش قدم محفل مہرویان مین
ایسا بیٹہا کہ کسی نے نہ اوٹہایا مجکو

پہر بنایا مجہے تیرون کا نشانہ تو نے
پہر ارے چرخ ستم کیش ستایا مجکو

خاکساری مین خدا نے یہہ بلندی بخشی
دونون عالم کا ہے سردار بنایا مجکو

شاد اوس بت نے کہون کیا کہ دکہا کر جلوہ
صورت آئینہ حیران بنایا مجکو

کیون لگایا ہے تو اے دل ہاتہہ زلف یار کو
چہیڑنا اچہا نہین ہوتا ہے نادان مار کو

کیون ندون تمثیل مین نرگس سے چشم یار کو
ربط ہوتا ہے بہم بیمار سے بیمار کو

چارہ گر بس ہو چکی صحت ترے بیمار کو
ہے میان اوسکے ترقی ہر گہڑی آزار کو

کل نہین پڑتی کسی کروٹ کسی پہلو اسے
آج بچ جائے تو کل کو موت ہے بیمار کو

چشم گریان سے ہماری خون نہ برسے کیون مدام
ساغر صہبائے احمر جب وہ دے اغیار کو

مثل پروانہ کی جلتا ہون ولے کہتا نہین
محفل اغیار مین جب دیکہتا ہون یار کو

تم جو بدنام مجہے کرتے ہو اغیار کے ساتہہ
اپنا منہ ڈالکے دیکہا ہے گریبان مین نہین

جلوہ اوسکا تو ہر اک رنگ مین آتا ہے نظر
دیکہہ پاؤن مین جو ان آنکہون سے امکان مین نہین

سادگی سادہ روئی بانکپن اور شوخی و ناز
کونسی ہے وہ ادا جو مرے جانان مین نہین

خار کہا کہا کے مری جاتی ہے بلبل جن سے
ہنتے وہ پہول چنے ہین جو گلستان مین نہین

مر مٹا تو تو ابہی ہاے رے روز اول
شاد آخر تو جئے گا شب ہجران مین نہین

وہ ترک شوخ تیر انداز ہے ایسا زمانے مین
اوڑا یا مرغ دل جسنے مرا ایک ہی نشانے مین

لب رنگین ترے وہ رنگ لائے پان کہانے مین
ہزارون عاشقون کا خون بہایا مسکرانے مین

اسیر زلف ہون ڈرتا ہون بس کچہہ کہہ نہین سکتا
قضا مجکو دکہائی دیتی ہے اس قید خانے مین

الٰہی نامہ بر مارا گیا کیا کوے قاتل مین
ہوئی ہے دیر کیون اتنی جواب خط کے آنے مین

وہ ایسا کونسا گل شاد ہے اس باغ عالم مین
صبا نے جسکی خاطر خاک چہانی ہے زمانے مین

تمناے وصال یار کے غم کہائے جاتے ہین
درے جاتے ہین ہم اید وستو گہبرائے جاتے ہین

حجاب اونکا نہین جاتا الٰہی کیا قیامت ہے
کہ جون جون چہیڑتے ہین ہم اونہین شرمائے جاتے ہین

امید وصل پر جیتے ہین موت آتی نہین ہمکو
پر انداز تغافل سے ترے گہبرائے جاتے ہین

مشقت سخت ہے اور پانو مین زنجیر ہے بہاری
اسیر زلف جانان ہاے اب گہبرائے جاتے ہین

ہے کیفیت کہان پیری مین ایام جوانی کی
مگر اشعار سے اے شاد دل بہلائے جاتے ہین

پس مردن سوے قبرم گر آید آن نگار من
باستقبال او جنبش کند لوح مزار من

چرا از بہر گلگشت چمن اے سرو من رفتی
زعشقت سینہ پُر داغم بیا بنگر بہار من

سر عشاق پامال ست از سم سمند تو
بران آہستہ اے شوخ ستمگر شہسوار من

چنان زارم پس مردن ز ہجر تو کہ بر حالم — ہمہ شب اشک ریزان میشود شمع فراز من

نبارد روبرو یم ابر تر چون کاغذ بادی
نگرید گر در آید شاد چشم جویبار من

بیتابی بیقراری اور اک اضطراب مین — لکہا گیا نہ کچہہ ترے خط کے جواب مین

ردیف واو

رات مین کاکل شبرنگ دکہاتے کیون ہو — تم اندہیرے مین مریجان ڈرلتے کیون ہو
نقش تقدیر مرا نقش حجر کی مانند — نہ مٹیگا پہر اُسے آپ مٹاتے کیون ہو
رم نکر جائین کہین چشم نمائی سے ہرن — شرمگین چشم کو تم اپنی دکہاتے کیون ہو
مجہسے منظور اگر تمکو نہین ہے حشیماک — غیر کے نامہ کو آنکہون سے لگاتے کیون ہو
کہل گیا راز تمہارا نکرو تم پردہ — بات ظاہر ہوئی پہر اوسکو چہپاتے کیون ہو
آؤ مل جاؤ نہ اغیار کے جاؤ ہمراہ — شمع وہان جہان ہمکو جلاتے کیون ہو
آبرو ابر کی جاتی نرہے حضرت دل — چشم سے اشک کے دریا کو بہاتے کیون ہو
حضرت شیخ اگر ذوق مے لعل نہین — پہر بتاؤ در میخانہ پہ جاتے کیون ہو

جانتے ہو کہ وہ کافر بت سنگین دل ہے
پہر تم ایسے سے دل اے شاد لگاتے کیون ہو

شمع و غیر کو چہاتی سے لگاتے کیون ہو — ہاے پروانہ صفت ہمکو جلاتے کیون ہو
دست رنگین لب لعلین سے ملاتے کیون ہو — آگ مین آگ مریجان لگاتے کیون ہو
کرتے پامال پس مرگ ہو آتے جاتے — لوح مرقد سے مرا نقش مٹاتے کیون ہو
کیا قیامت ہے مریجان ہی جائیگی نکل — کوئی دم بیٹہو مرے پاس سے جاتے کیون ہو
تمکو غیرون سے اگر انس نہین ہے جانان — پہر بتاؤ در اغیار پہ جاتے کیون ہو

چمن مین کرتا ہون جا جا کے گل سے سرگوشی — جو یاد آتی ہین اوس نوبہار کی باتین
عدو کا منہ ہے جو غیبت مین اونسے بات کرے — جنون سے دو بدو ہوتی ہین یار کی باتین
ہماری طرح سے سنکے وہ بیقرار نہون — لکھی نہ خط مین ہین یون انتظار کی باتین

مثال بید کی دل کانپتا ہے شاد اپنا
جو یاد آتی ہین روزِ شمار کی باتین

تری تلوار سے بسمل ہوے ہین — ہزار احسان ترے قاتل ہوے ہین
جو کرتے جبر پہ ہین صبر ہر دم — وہی اس عشق مین کامل ہوے ہین
فراقِ یار مین بس جان سے ہین تنگ — مزے الفت کے یہہ حاصل ہوے ہین
طلب ہے مرہمِ زنگار کی پھر — ہرے مدت مین زخمِ دل ہوے ہین

خدا کی شان ہے اے حضرتِ شاد
بتون پر آپ بہی مایل ہوے ہین

تجلی وادیِ ایمن کی ہے رخسارِ جانان مین — سراسر جلوۂ حق یار کے ہے روی رخشان مین
تپِ غم سے لگین سارے بدن کی استخوان پہکنے — الہی خیر کیجو اب لگی آتش نیستان مین
برنگِ گل کریگا چاک دامان اپنا وحشت سے — ہوا مجنون کو جب جوشِ جنون فصلِ بہاران مین
گہلایا ہے غمِ ہجران نے یہانتک بیوفا مجکو — فقط اک جان باقی ہے ترے بیمارِ ہجران مین

ہوا آخر نہ وصلِ یار ہمکو زندگانی مین — شبِ عمرِ روان گذری اسی قصے کہانی مین
شبِ غم کا جو مین قصہ لگا کہنے تو وہ بولے — ہمارا دل نہین لگتا سنو ایسی کہانی مین
طپانچون سے کیا منہ لال ہم بہتی کہین تمپر — عجب ہی کیف ہے واعظ شرابِ ارغوانی مین
یہہ دیکہو تم ہمارے دیدۂ پرنم مین خون آیا — تماشا دیکہنے والو لگی ہے آگ پانی مین
کسی سے لذتِ غم آشکارا کہہ نہین سکتے — مزا کچہہ ایسا آیا ہے ہمین سوزِ نہانی مین
ہوا سے باتین کرتے تہے گلون سے لگ کے چلتے تہے — بلا تہے اے صبا ہم ہی کبہی وقتِ جوانی مین

ہر اک شے مین عیان ہے تیرے رخ روشن کا جلوہ،
گہر مین سنگ مین یاقوت مین لعل کانی مین

ہوے پیری مین دیکھو شاد بھی اب پارسا کیسے
دمادم جو مے گلرنگ پیتے تھے جوانی مین

مثال اوس گل کی گلشن مین نہ اوس سا گلعذارون مین
کھینچینگے ہم بروے بلبل شیدا ہزارون مین

بدولت خاک کی دیکھو دل آئینہ روشن ہے،
صفائی دل کی گر چاہو تو بیٹھو خاکسارون مین

کسیکی آہ کا یارب اثر تم پر نہ پڑ جاے
خدا کیواسطے اے بت نہ بیٹھو بیقرارون مین

دل مضطر کی میرے بیقراری ہی نہین دیکھی
وگرنہ برق ہرگز دم نہ مارے بیقرارون مین

بہار باغ عالم کے مزے لوٹے ہین یارون نے
رہے ہین ہم برنگ بلبل شیدا نگارون مین

رقیب دشمن جان کی تو دیکھو فتنہ انگیزی
کہ اون کے رازدارون مین ہے میرے غمگسارون مین

نہ تیرے روی روشن کا سا جلوہ چاند سورج مین
نہ افشان کی تری ذرہ نمائش ہے ستارون مین

کوئی تقصیر پر نازان کوئی ہے ملک پر نازان
کوئی ہے خاکسارون مین کوئی ہے تاجدارون مین

تری رفتار محشر زا جو اے رشک قمر دیکھے
تدرو اپنا خرام ناز چھوڑے کوہسارون مین

دم رفتار برپا کی قیامت اوسکی ٹھوکر نے
اوٹھے خواب عدم سے سینکڑون مردے مزارون مین

ہوا ہے آسمان اے شاد میری جان کا دشمن
عدو پھر آجکل شامل ہے اونکے دوستدارون مین

ہوگا جہان مین تم سا کوئی بیوفا نہین
وعدے کئے ہزار مگر اک وفا نہین

اپنا جہان مین تیرے سوا آشنا نہین
تو آشنا نہین تو کوئی آشنا نہین

عہد پورا کرین عادت ہے یہہ خوبان مین نہین
ان کے مذہب مین نہین انکے یہہ ایمان مین نہین

رات کاٹے نہین کٹتی عجب اندھیر ہوا
صبح کہتے ہین جسے وہ شب ہجران مین نہین

یاد کرتی ہے ابھی تک سبق گل بلبل
باب پنجم ابھی دیکھا ہے گلستان مین نہین

ساربان کہتا تھا اب غیر خیال لیلے
قیس کا کوئی بھی غمخوار بیابان مین نہین

میرے نالون سے جگر اور دل دگرگون ہوگیا | رشک ہے شیون پہ میرے بلبل گلزار کو

یاد آجاتی ہے ویرانے کی ویرانی مجھے ✢
شاد وحشت مین جو دیکھون ہون در و دیوار کو

اوٹھا ہاتھہ دین بد دعائین کسیکو
بتان ستمگر جفا پیشہ یارب
نہین جانتے بیوفا جو بتون کو
کسی وقت کا کوسنا لگ نہ جاے
عجب اوسکی قدرت کے ہین کارخانے

یہہ عادت نہین جو ستائین کسیکو
ہنسائین کسیکو رولائین کسیکو
وہ دل دیوین اور آزمائین کسیکو
نہ دو میری جان بد دعائین کسیکو
بگاڑین کسیکو بنائین کسیکو

وہ شاد اپنے ہاتھون مین مہدی لگاکر
دکھائین کسیکو جلائین کسیکو

ہزار اوس سے نبہایا ہمنے اپنے عہد و پیمان کو
اسیر زلف ہون اے دوستو ہون بیڑیان پہنے
مرے کیون دست و پا مین ڈالتے ہو بیڑیان ظالم
مری خاک لحد کا جب بگولا بنکے اوٹھتا ہے
الہی راتکو پھر خواب مین کیون چونک پڑتا ہون
بتون کے ساتھہ مین روز جزا جنت مین جاونگا

مگر مطلق خیال ہوتا نہین اوس دشمن جان کو
پکڑ کر کیون عبث مجکو لئے جاتے ہو زندان کو
نہین ڈہا دونگا مین سر مار کر دیوار زندان کو
تو اوڑتا ہے ہواے یار مین پھر کوے جانان کو
کبہی مینے نہین دیکہا ہے اوس زلف پریشان کو
نہین چہوڑون گا بعد مرگ بہی جانان کے دامانکو

خدا کے سامنے روز جزا کیا ہمپہ گذرے گی
کیا ہے شاد غارت عشق بت مین دین و ایمانکو

ردیف ہاے ہوز

دم لب پر آگیا مرا آہ رسا کے ساتھہ | منزل پہ آگیا جو چلا رہنما کے ساتھہ

شام شبِ فراق کی نیرنگی اب کہان
خونِ شفق لگا ترے رنگِ حنا کے ساتھہ

ہوش و حواس و صبر و قرار و شکیب سب
رخصت ہوے ہین ہمسے تری اک ادا کے ساتھہ

راہِ شبِ فراق مین لو جان و دل ہمین
اندہیر ہے کہ چہوڑ گئے ہین لگا کے ساتھہ

زلفِ دوتا کے ساتھہ دو ابرو دو کہان چلے
یارب بلا یہ آئی بلا کیا بلا کے ساتھہ

غیرون پہ اونکا لطفِ الٰہی مدام ہے
ہمسے ہی بیش آتے ہین جور و جفا کے ساتھہ

یہہ گلشنِ وجود ترا شاد خاک ہے
اوڑجائیگا یہہ ایک ہی دم مین صبا کے ساتھہ

پہر دعا نہ ہمنے کسیدن اوٹہائے ہاتھہ
وہ ہاتھہ آئے اپنے کبہی یا نہ آئے ہاتھہ

پہیلا مین ہاتھہ سامنے کیونکر سخی کے ہم
مدت ہوئی کہ ہمنے طمع سے اوٹہائے ہاتھہ

کہتے ہین یون عدو ترے تیرنے اوڑائینگے
اونکے بدن سے دیکہہ جو تونے لگائے ہاتھہ

کیون ذبح کرکے چہوڑا ہے کشتہ کو نیمجان
بسمل کے اپنے اور نہ اک دو لگائے ہاتھہ

ہاتہون کو لال کرتا ہون مل مل کے ہجر مین
جب یاد آتے ہین ترے مہندی لگے ہاتھہ

تاکید کر رہی ہے خلائق کہ دے جلو
لاشہ کو یا الٰہی وہ میرے لگائے ہاتھہ

اوس بیوفا کی چہیڑ تو اے شاد دیکہیے
بہیجا ہمین جو خط تو لکہا کر پرائے ہاتھہ

کیونکر نہ عشق ہو ہمین اوس سیمبر کے ساتھہ
دیکہو سبہی کو ہوتی محبت ہے زر کے ساتھہ

ہے دردِ عشقِ یار مقرر جگر کے ساتھہ
دل نالہ کش ہے نالہ [illegible] کے ساتھہ

اوس غیرتِ پری سے ہمین کیون نہ ربط ہو
ہوتا ہے ارتباط بشر کو بشر کے ساتھہ

صفرا یہہ وہ نہین کہ ہو زائل ترنج سے
سودا ہے زلفِ یار کا جائیگا سر کے ساتھہ

کیونکر کہون کہ منہ سے نہ نکلیگی ہائے ہائے
بیتابی سینہ کاوی لگی ہے جگر کے ساتھہ

بیتابی سینہ کاوی اور اک اضطرابِ دل
کیا کیا بلائین ہین تری تیرِ نظر کے ساتھہ

تم جاؤ تو ضرور وہ تشریف لائین شاد
ممکن نہین کہ آئینگے وہ نامہ بر کے ساتھہ

چلا گیا ابلقِ لیل و نہار آہستہ آہستہ
کہ آخر آگیا روزِ شمار آہستہ آہستہ

قفس سے ایکدم صیاد نے باہر نہین چھوڑا
مری گذری اسیری مین بہار آہستہ آہستہ

فراقِ گل مین ایسا نالہ و شیون نکر بلبل
کراہا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ

چمن مین غنچہ و گل کا کوئی دن کا تماشا ہے
خزان آئیگی جائیگی بہار آہستہ آہستہ

کہین برباد ہو جاے نہ مٹی میری تربت کی
ذرا چلنا سرِ لوحِ مزار آہستہ آہستہ

مذاقِ عشق مین اے شاد کچھہ عزت نہین رہتی
کہ جاتا دل لگی مین ہے وقار آہستہ آہستہ

ردیف یاے تحتانی

موے مشکین ہین رخِ یار پر آتے جاتے
کافر ایمان ہین قرآن پہ لاتے جاتے

نیمجان کشتۂ ابرو کو ہے چھوڑا تمنے
اور دو تیغے بسمل کے لگاتے جاتے

بھولتا تو نہین اک بار کہانی اونکی
لاکھہ ہم تجکو ہین نادان بہلاتے جاتے

واے محرومیِ قسمت کہ نہ پہونچا واںتک
راہ مین مر گیا قاصد مرا جاتے جاتے

پہونچتا لیکے کسی راہ سے تجکو مین دلا
کاش اپنا وہ پتہ مجکو بتاتے جاتے

خون کرتی ہے مرا حسرتِ پابوس مدام
پاے نازک مین حنا ہین وہ لگاتے جاتے

شاد گر غیر سے الفت ہی نہین ہے اونکو
پھر وہ کیون کوچۂ دشمن مین ہین آتے جاتے

خیالِ روے گلگون جب دلِ مضطر مین آتا ہے
تو رو رو کر ہمارا دیدۂ تر خون بہاتا ہے

جگر ہوتا ہے شق اوسدم ہمارا کاوشِ غم سے
خیالِ تیرِ مژگان جب ترا مرقد مین آتا ہے

شب وصل صنم تسکین دل مضطر کو کیا بخشے / فلک ہم کو شب ہجران نما اختر دکھاتا ہے،
بجھاتی کیون نہین اے چشم تر تو اوسکو رو رو کر / ہمارا خرمن ہستی وہ ہنس ہنس کر جلاتا ہے
جبین سائی نہین زاہد یہہ تیری پیش بینی ہے، / خط پیشانی سے اپنے تو مش آنی مٹاتا ہے
تصور آ بندھا ہے کبس دُر دریاے خوبی کا / کہ اوسکا گوہر دندان مجھے پہرون رولاتا ہے

خدا جانے بت کافر مین کیا شان خدائی ہے، / طبیعت ہندوے زلف پریشان پر جو آئی ہے
نہ وہ زلف سیہ ہے اور نہ وہ چہرہ پر افشان ہے / شب تاریک ہے اور چاندنی تارون کی چھائی ہے
متاع دل کو لوٹے ہے وہ زلف کافر رہزن / غضب ہے صاحب زلف چلیپا کی دہائی ہے
لگائی ہے یہہ مہدی تو نے غیرون کے دکھانیکو / یہہ کیسی آگ مین آگ اے بت کافر لگائی ہے

سُنینگے گوش دل سے اہل محفل **شاد** سب اسکو
غزل پر یہہ غزل مینے امانت کی بنائی ہے

وہ بُت ہمسے یارو جُدا ہو گیا ہے / خفا اندنون کیا خدا ہو گیا ہے
فرا غم کے کہانیکا یہہ مُنہ لگا ہے / غم یار کہانا غذا ہو گیا ہے
ہزارون رہین ہین مریض تپ غم / ترا کوچہ دار الشفا ہو گیا ہے
دیئے پیچ پر پیچ زلفون نے کیسے / یہہ دل کا لگانا بلا ہو گیا ہے
تو معبود بندہ نوازی کرے ہی / ترا بندہ شاہ و گدا ہو گیا ہے
نہ سودا نہ سرسام خبط و جنون ہے، / بتاؤ تم ہی ہمکو کیا ہو گیا ہے
تپ ہجر سے تنگ یارب ہون یا تک / کہ جینے سے مرنا دوا ہو گیا ہے
ذرا چل سنبھلکر نہ لگ چل تو اتنا / یہہ کیا تجھکو باد صبا ہو گیا ہے
یہہ تہمت لگی عشق کی بیسبب، / جو چرچا مرا جا بجا ہو گیا ہے
یہہ کس بُت نے چین بر جبین ہو کے دیکھا / کہ برہم جو ارض و سما ہو گیا ہے
بچانا تو ہاتھون سے دل **شاد** اوسکے / وہ جانان تو اب دلربا ہو گیا ہے

رات کیا دن ہے کیا سحر کیا ہے
شمس کیا چیز ہے قمر کیا ہے

نقد جان کو فدا کرون اونپر
دین و ایمان و مال و زر کیا ہے

بنجبہ بادۂ الست سے ہون
مجکو اپنی بہلا خبر کیا ہے

لب و دندان کے روبرو تیرے
لعل کیا چیز ہے گہر کیا ہے

تیرے اوستاد شاد نامی ہین
پہر مخالف کا تجکو ڈر کیا ہے

مقابل پہرے جب وہ ابروی خمدار ہوتی ہے
دل مجروح پر گویا روان تلوار ہوتی ہے

فنا کیا سرکشی مین آگ آخر خاک ہوتی ہے
سنو صاحب یہہ نخوت صورت ادبار ہوتی ہے

لب نوشین جانان کی اگر توصیف لکہتا ہون
تو پہر قند مکرر سے مری تکرار ہوتی ہے

وہ خوش قامت بلا کا اور ہے فتنہ زمانے کا
قیامت جسکے چلنے مین دم رفتار ہوتی ہے

ثبات اس گلشن ہستی مین کسکو ہے برنگ گل
مثال خار بلبل رفتہ رفتہ زار ہوتی ہے

نہ خوف محتسب ہے اور نہ بیم شیخ صاحب ہے
مدام اپنی تو مے نوشی سر بازار ہوتی ہے

نکر تو شاد کچہہ باد مخالف سے خطر دل مین
خدا نے بہی اگر چاہا تو کشتی پار ہوتی ہے

در جانان پہ جب بت ہو بیٹھے
دولت عافیت کو کہو بیٹھے

جب وہ بہی میرے روبرو بیٹھے
تکتے دشمن تہے اونکا رو بیٹھے

بوسہ لینے کا لطف اوسدم ہے
جبکہ دشمن ہون روبرو بیٹھے

توڑ دیگا وہ بت خدا کی قسم
کیسی زاہد ہین باوضو بیٹھے

وائے قسمت کہ دیتے ہو گالی
غیر کو میرے روبرو بیٹھے

جب وہ کرتے ہین گفتگو مجہسے
منہ بنا کرتے ہین عدو بیٹھے

بادۂ چشم یار سے ہین جو سیر
توڑ وہ ساغر و سبو بیٹھے

روتے روتے تمہارے ہجر مین ہم
چشم و دل کو بہی اپنے رو بیٹھے

کمر یار کا پتا نہ ملا
شاد بہی کر کے جستجو بیٹھے

جب ترے آستان پہ جا بیٹھے
مر کے اوٹھین گے جبکہ آ بیٹھے

تیغ و خنجر بوقت قتل نتہا
تیغ ابرو سے سر کٹا بیٹھے

تو دلا کسکے انتظار مین ہے
وہ تو غیرون کے پاس جا بیٹھے

اونکا الله تو برا کیجو
جو کہ مجکو تلکین برا بیٹھے

دوست کوئی نہین زمانے مین
شاد ہم سکو آزما بیٹھے

کبہی تو اسطرف کو بہی نگاہ فتنہ زا کیجے
سر تسلیم خم ہے تیغ سے گردن جدا کیجے

کہانتک شکوہ جور بت نا آشنا کیجے
یہہ سب قسمت کی خوبی ہے خدا سے التجا کیجے

پہر آتا ہے دل مضطر مین کچھہ آہ و بکا کیجے
سیہ روے فلک کو پہونکئے اور سرمہ سا کیجے

اوٹھین خواب عدم سے کشتگان ناز ایے جانا
خرام ناز سے عالم مین اک محشر بپا کیجے

قریب المرگ ہے اور جان بلب ہے یہہ مریض غم
خدا کیواسطے اے چارہ گر اسکی دوا کیجے

ہم اون سے وقت رخصت حال دل اظہار کیا کرتے
مثل مشہور ہے جاتے ہوے تکرار کیا کرتے

چھپے پردہ مین بیٹھے تیر مژگان کے لگاتے ہین
اگر وہ سامنے ہوتے تو حلوے وار کیا کرتے

وہ آسائش ہے ہمکو کوے جانان نہین کہ کیا کہئے
اگر ملتی ہمین جنت تو استغفار کیا کرتے

وہ لذت یاب ہین ہم درد ہجر ایسے کہ کیا کہیے
دعا دیتے ہین فرقت کو وصال یار کیا کرتے

چمن مین شاد بلبل وصل گل اپنے آتی ہے
بغیر اوسکے کہو سیر گل و گلزار کیا کرتے

یہہ تو ہوس نہین ہے کہ کچھہ سیم و زر ملے
لیکن خدا کرے وہ بت سیمبر ملے

پوچھینگے راہ کوچۂ جانان کی اوس سے ہم
اے رشک حور بہر خدا تو ہی سچ بتا
آغوش غیر مین کہین شب بھر رہے ہین آپ
باد صبا کا بھی نہ جہان ہو سکے گذر
یہہ بات چھیڑ کی ہے کہ غیرون کے سامنے

وہ دن خدا کرے کہ ہمین نامہ بر ملے
جنت وہ کیا کرینگے جنہین تیرا گھر ملے
خورشید وار ہمسے جو آ کر سحر ملے
اوس گل کی بزمگاہ کی کیونکر خبر ملے
آ کر ملے تو مجھسے سر رہگذر ملے

اللہ شاد سے بھی وہ روکش ہین کسقدر
منہ پھیر کر چلے گئے رستہ مین گر ملے

رہا مضطرب شب ہجر مین مرے برق پہلو مین آ لگی
لگی آنکھ میری نہ تا سحر مرے دل کو تھی وہ بلا لگی
کہا مینے بوسۂ لعل لب مجھے دے تو بولا کہ بے ادب
مرے ہمنشین ہین یہہ بیٹھے سب تجھے کہتے بھی نہ حیا لگی
نہ مریض عشق کی ہے دوا جو مسیح ہون تو نہو شفا
لگی پیچھے اوسکے رہے قضا جسے یاد زلف دوتا لگی
کہا مین نے آکے بجھا یہان یہہ جو آگ دل مین لگائی جان
لگا کہنے سُنکے وہ بدگمان مرے پانو مین ہے حنا لگی
مین بتون کا بندہ نہون کبھی نہ سنون کسیکی بُری بھلی
یہہ دعا ہے شاد کی ہر گھڑی رہے دل سے یاد خدا لگی

خط غیر سے لکھوا کے مجھے یار نے بھیجا
خاک در دلدار سے مین مر کے اوٹھونگا
دامان و گریبان کو جلا ہا تھہ جب اوسنے
بیہوش گرا دیکھہ کے جون موسی عمران

آیا مری قسمت کا نوشتہ مرے آگے
قم قم نہ کہو حضرت عیسے مرے آگے
وہ پنجۂ رنگین نکالا مرے آگے
وہ غیرت خورشید جو آیا مرے آگے

داغون سے مرے سینہ کو گلزار جو دیکہا
میرا بہی لقب قیس ہوا روز ازل سے
شرمندہ ہوا باغ مین لالا مرے آگے
گور شک قمر میرا ہے لیلا مرے آگے

ہون شاد کہ نامی سے مری ناموری ہے
رکہہ اون کو سلامت تو خدایا مرے آگے

آتا نہین ہے شب کو وہ دلبر کئی دن سے
گہر آتا نہین وہ مرے دلبر کئی دن سے
دوری مین کسی ماہ کی یہہ نیند اوڑی ہے
نیند آتی نہین ہے سر بستر کئی دن سے
اغیارون کا وان رہتا ہے جلگر کئی دن سے
بیدار ہون جون دیدۂ اختر کئی دن سے
وہ قاتل سفاک الہی نہین ملتا +
ہم ہاتہہ نیے پہرتے ہین لیے سر کئی دن
کیا ڈر ہے تمہین غیر کا سمجہو تو مری جان
ڈر ہے کہین پہلو سے نکلجاے نہ میرے
خالی ہے چلے آؤ مرا گہر کئی دن سے
بیتاب ہے اپنا دل مضطر کئی دن سے

وہ تقوی خدا جانے گیا شاد کا کس جا
میخانہ مین جاتے ہین جو اکثر کئی دن سے

چاٹ کر خون دل زار کا جہلکی مکہی
لب نوشین پہ نہین خال سیہ کا دانہ
ورنہ بیجان تہی جانان کے زحل کی مکہی
یہہ بلا شک ہے مری جان عسل کی مکہی
جب سے تیرے لب نوشین کا لیا ہے بوسہ
مرہم وصل لگا زخم دل زار پہ تو
پہاڑے کہاتی ہے مجہے اپنے محل کی مکہی
بیٹہہ جاے نہ کہین اسپہ اجل کی مکہی

خون فرہاد پہ بیٹہی نہین اوٹہنے والی
شاد بیتاب ہے یہہ شیرین کے محل کی مکہی

کیا زور چل سکے مرادلبر کے سامنے
اے شیخ جی شراب جو پیتے ہو آج تم
بے ریب دل مین یاد الہی مدام ہے
تدبیر کب چلے ہے مقدر کے سامنے
کل کیا کروگے ساقی کوثر کے سامنے
سجدہ اگرچہ ہے بت کافر کے سامنے

جز شوق دل مرا نہوا کوئی رہنما ؛ خود خود آگے آگے ہو لیا رہبر کے سامنے
یہہ شوق قتل کا ہے کہ قاتل کو دیکھکر ؛ خود سرنگون ہے سر مرا خنجر کے سامنے
دیتے ہو گالیاں مجھے غیرون کو دیکھکر ؛ یہہ امتحان مین کر چکا اکثر کے سامنے

جو جو کیے ہین تمنے ستم شاد پر تو
انصاف اسکا ہو دیگا داور کے سامنے

ہم آنکھہ سوے عارض جانان نکرینگے ؛ گل کہائینگے پر سیر گلستان نکرینگے
وہ لاکھہ پریشان کرین اب زلف پریشان ؛ پر ہم دل مضطر کو پریشان نکرینگے
کاٹین گے گلا خنجر بران سے ہم اپنا ؛ نظارہ ولے جانب مژگان نکرینگے

اے شاد معالج ہو جو وہ رشک مسیحا
ہم درد کا اپنے کبھی درمان نکرینگے

جان دیکے غم الم مین ہماری لیے ہوے ؛ بیٹھے ہین جان ہاتھہ سے اپنے دیے ہوے
دے ابتو ہمکو بادۂ گلفام ساقیا ؛ ساری بہار گذری ہے بے مے پیے ہوے
تقدیر آج دیکھیے کس کس کی لڑتی ہے ؛ ہین قتل کو وہ ہاتھہ مین خنجر لیے ہوے
تا صبح مجکو رشک سے اک پل نہ آئی نیند ؛ تہے رات جو وہ غیر کو بر مین لیے ہوے

اے شاد بچیو برہمئی زلف یار سے
ہے یہانسنے کا تیرے ارادہ کیے ہوے

نہ اکدم کم تہے باران الہی خوب مینہ برسے ؛ چلے جب دم کہ اوٹھکر وہ مرا جان جہان برسے
کہاں جم اور کہاں دارا کرو نہین یاد کس کسکو ؛ ہزارون ملگئے ہین خاک مین یہانپر سکندر سے
پلاؤ جام آب زندگی گر اپنے ہاتھون سے ؛ تو محشر مین نہ خواہان ہون کبھی ساقیٔ کوثر سے
ڈبو دونگا زمین و آسمان کو سیل گریہ سے ؛ نہ بخشے ابر سے کہدو ہمارے دیدۂ تر سے

نہ پہونچا یا جب اسکندر کو اوسنے بحر مقصد پر

تو پھر ہمکو توقع شاد کیا ہو خضر رہبر سے

نہ دینگے داد وہ بیداد کرکے
گئے ہم گلشن ہستی سے ناکام
گلستان مین نہ شمشاد درویا
لگی پروانہ سے لو اب شمع کی

خدا سے کیا کرین فریاد کرکے
بہار عمر کو برباد کرکے
قد موزون جانان یاد کرکے
ہمین رو یا کریگی یاد کرکے

نہ تم بھی چین سے بیٹھوگے دیکھو
چلے ہو شاد کو ناشاد کرکے

منہ چھپاتے ہو نہین آتے ستمگر سامنے
ہاے مین اپنے کلیجے کو پکڑ کر رہگیا
کیا خدائی ان بتون کی ہوگئی اللہ رے
ہر یکف آگے دہرا راہِ شہادت مین قدم
واعظا کیسی قیامت یہان خرام ناز سے
گرد بادِ غم نے گھیرا ہے مرا مشت غبار

کیا نہوگے داد گر کے روز محشر سامنے
جب چلا ہمراہ غیرون کے وہ دلبر سامنے
بتکدہ مین برہمن رہتے ہین تپھر سامنے
ہاتھ مین خنجر لئے آیا جو دلبر سامنے
روز رہتا ہے بپا ہنگام محشر سامنے
یاالٰہی کیسا آیا ہے یہہ چکر سامنے

شاد ہی گریہ کنان تنہا نہین اے شعلہ رو
شمع روتی ہے تری فرقت مین شب بہر سامنے

وہ رشک گل نہ ہاے کسیکا ہوا عزیز
دل چاہ مین کمال ہی غیرت سے گر پڑا
بوسہ وہ چند روز سے دیتا نہین تو کیا
بیمار عشق کو ہی نہ مطلق شفا ہوئی

گو جان فدا ہزار نے او سپہر ہزار کی
زلفون نے خوب سی جو اوسے مار مار کی
لیلو نگا سینکڑون ہی جو ہان ایکبار کی
عیسے نے نبض دیکھہ کے قم قم ہزار کی

اے شاد تجھسے شاد نہ وہ دلربا ہوا
گو تو نے نقد جان بہی اپنی نثار کی

طوف حرم وہ کر چکے بتخانہ جا چکے
بستر جو کوے یار مین اپنا لگا چکے
محشر کا خوف کیا رہا پھر ہمکو واعظا
صدمے فراق یار کے جب ہم اوٹھا چکے
روئے تصور دُرِ دندان مین یان تلک
چشمون سے اپنی اشک کا دریا بہا چکے
کبھی خیال جو روز حساب آتا ہے
تو رات بھر نہ لفکر مین خواب آتا ہے

بھولکر بھی نہ کبھی وہ مرے گھر تک آئے
پھر گئے اولٹے وہ جب راہگذر تک آئے
ایسا ہجران نے رولایا کہ مری آنکھون سے
ساتھہ اشکون کے مرے لخت جگر تک آئے
روٹھہ کر ایسے سر شام گئے وہ ہمسے
پھر کیطرح سے اولٹے نہ سحر تک آئے
یک بیک چونکے وہ آہوے وحشی ہمسے
ایسے بھاگے کہ کہین پھر نہ نظر تک آئے
اب کہان جائینگے بس ملک عدم سے آگے
موے کاکل ترے جب سر سے کمر تک آئے
ہے عجب حسن رخ آئینہ رد کا عالم
دیکھہ حیرت مین جسے شمس و قمر تک آئے
راہ پہ اپنی انھین شاد مین مے ہی آتا
خوبی بخت سے میرے نہ وہ گھر تک آئے

ایسی کمبخت گھڑی سے ہوئی خالی آغوش
عید کے دن بھی وہ سینہ سے ہمارے نہ لگے

مین تنگ آیا ہون ہجران سے خبر لے اتو امیری
لبون پر جان ہے فرقتین تیری بیوفا میری
سبھی کو اپنے منہ سے وہ برا کہتے ہین لیکن
عدو حسرت سے کرتے ہین برائی جا بجا میری
جلانا دل دکھانا مین نہین اچھا سمجھتا ہون
دگرنہ آہ آتشبار ہے قہر خدا میری
کرینگے حضرت عیسے دم آخر نہ کیا آ کر
شب ہجران مین مر جانا یہی ہے بس دعا میری
اوٹھاؤن منتین کیون نامہ برکی اور قاصد کی
اگر اے شاد اون سے گفتگو ہو بر ملا میری

ملیگی خاک مین پھر آبرو سمندر کی
جھڑی لگی ہے مرے آج دیدۂ تر کی
فراق یار مین مر مرکے دیکھا تو سب کچھہ
پر ایک باقی ادائی ہے روز محشر کی

مثال غنچہ مین جامہ سے ہوتا ہون باہر | کبہی نسیم جو آتی ہے کوے دلبر کی
بتون کے دلمین اثر خاک میری آہ کرے | طبیعت انکی الہی ہے سخت پتہر کی

رجاے مغفرت کسکو ہے اپنے عصیان سے
بڑی ہی فکر ہے اے شاد روز محشر کی

فصل گل آئی ہے گل باغ مین خندان ہونگے | چاک دیوانون کے وحشت سی گریبان ہونگے
کافر زلف صنم نے ہمین کہو یا دین سے | یہہ نہ سمجھے تہے کہ بت رہزن ایمان ہونگے
تیرے ناوک کا ہدف کیون نہ بنائین دلکو | تو جو پہلو مین نہوویگا تو پیکان ہونگے
ابرو ابر کی ہو جائیگی پانی پانی ٭ | دیدۂ تر جو مرے ہجر مین گریان ہونگے
ایک ہم ہین کہ تری ہجر مین ہین جانسے تنگ | ایک وہ جن سے ترے وصل کے پیمان ہونگے

یہہ غزل دہوم کی اے شاد لکہی ہے مینے
کیون سخندان نہ مرے سنکے ثنا خوان ہونگے

غیر پر ہونا خفا میرے دکہانیکے لئے | خوب یہہ طرز نکالی ہے جلانیکے لئے
در مخلوق نتہی جور اوٹہانے کے لئے | الفلک ہم تہے مگر تیرے ستانیکے لئے
زندگی مین جو کبہی پاس نہ آکر بیٹہے | وہ جنازہ مرا آئینگے اوٹہانیکے لئے
گمان ہو نہ الہی وہ کہین بت ہم سے | اونکو جاتے ہین عدو روز سکہانیکے لئے
محفل یار مین جائیگا عدو ممکن ہے | منہ وہان چاہیئے انسان کا جانیکے لئے

دل لگی کرتے ہو اے شاد بتونسے کیا تم
شغل اچہا یہہ نہین دل کے لگانیکے لئے

تپ غم مین ہوے بیمار کیسے | اوٹہاے عشق مین آزار کیسے
کئے ہین آسمان نے خوار کیسے | دکہاے کوچہ و بازار کیسے
فلک رکہتا ہے ہمسے خار کیسے | یہہ دیتا ہے ہمین آزار کیسے

تری رفتار سے او فتنہ پرداز
اوٹھے فتنے دم رفتار کیسے

تری فرقت نے ہمکو اے دل آزار
دئے آزار پر آزار کیسے

تمہارے داغ ہجران کے پری رو
کھلے سینہ مین ہین گلزار کیسے

مجھے مضطر جو دیکھا تو یکا یک
وہ مضطر ہو گئے اکبار کیسے

گلستان کا پڑھا جب باب پنجم
ہوے بلبل سے ہم ہشیار کیسے

نہ زر سے بھی مرے پہلو مین آئے
یہہ ہین سیمین تنان دلدار کیسے

بتون کے سامنے چلتی نہین کچھ
وہان ہوتے ہین ہم ناچار کیسے

مزاج اونکا تو پایا ہی نہین جاے
خوشامد پر بھی ہین بیزار کیسے

عدو کو دیکھکر ہمسے یکا یک
وہ بگڑے ہین سر بازار کیسے

مری وان ایک بھی کہتے نہین ہین
یہہ ہین غمخوار کیسے یار کیسے

رقیب اب جان کے دشمن ہوے ہین
مرے جان ہین یہہ دعویدار کیسے

وہ مہمان ہے مرے گہر غیرت ماہ
مرے طالع ہین اب بیدار کیسے

ہوا ہے درد پیدا جو جگر مین
الہی ہین یہہ بد آثار کیسے

بتون کو دیکھکر اے واعظو تم
پڑھا کرتے ہو استغفار کیسے

مری شہرت ہو عالم مین نہ کیونکر
لکھے ہین دہوم کے اشعار کیسے

کہون کیا داستان اے شاد ہمنے
اوٹھائے عشق مین آزار کیسے

لا ساقیا کہ آج تو ٹہیرے شراب کی
دیکھینگے کل جو ہو گی عذاب و ثواب کی

ہو گی خراب دیکھنا مٹی سحاب کی
ہے پھر جھڑی لگی مرے چشم پر آب کی

منہ پھیر بیٹھے ہاتھون کو کانون پہ دہر کے وہ
جب گفتگو ہوئی دل شیدا کے باب کی

اے ہجر بن مرا کوئی دم کا [illegible] ہے
ہستی حباب کی سی ہے خانہ خراب کی

ہے موسم بہار پلا بادہ بھر کے دل
ہے ساقیا قسم تجھے اپنے شباب کی
مضطر وہ ہون گے پڑھ کے مرا نامہ قاصدا
ہے بات بات خط مین لکھی اضطراب کی
وہ رشک ماہ بام پہ کیا جلوہ گر ہے آج
ہے چاندنی کھلی جو بہت آب تاب کی

ہوگا وصال یار نہ گھبرانا شاد تو
تعبیر ہوتی ہے یہی ہجران کے خواب کی

سیر کرتا ہون جب گلستان کی
یاد آتی ہے کوے جانان کی
موبمو دور ہو پریشانی
لوٹ لائین جو زلف جانان کی
بنکے مجنون تلاش جانان مین
خاک چھانا کئے بیابان کی
دل لگی کم سنون سے خوب نہین
دوستی دشمنی ہے نادان کی

شاد ہی کے کبھی نہ گھبرجانا
تمکو جانان قسم مریجان کی

اگر جلوہ نما وہ بام پر رشک قمر ہووے
شب ہجران بسر ہووے شب ہجران بسر ہووے
دل ناشاد کا سب حال اوسے ہو بہو کہنا
صبا تیر الٰہی جو کوے جانا نہین گذر ہووے
وہ پتھر ہے بت کافر پسیجیگا نہین ہرگز
بشر ہووے تو میری آہ کا دلمین اثر ہووے
یہہ مجھسے دن ہی ہجران کا نہین کاٹے سے کٹتا ہے
شب ہجران الٰہی دیکھئے کیونکر بسر ہووے
خبر اوس نوگل گلزار خوبی کی ذرا لانا
ترا اوس باغ مین باد صبا جسدن گذر ہووے

چہرہ پہ زلف اپنے مریجان نہ کیجئے
ابر سیہ مین چاند کو پنہان نہ کیجئے
اے شاد اپنی چشم کو گریان نہ کیجئے
برپا خدا کیواسطے طوفان نہ کیجئے
آہ و بکا و نالہ و افغان نہ کیجئے
پیدا جہان مین حشر کا سامان نہ کیجئے
مرجائے دل کبھی لب وا نہ کیجئے
فریاد ہجر مین دل نالان نہ کیجئے
دم دم عدو سے باتین مریجان نہ کیجئے
یون بار بار ہمکو پشیمان نہ کیجئے

کرتے نہین کبھی سوے عشاق تم نظر
اتنا غرور حسن پہ اے جان نہ کیجے

مرغ سحر کیطرح سے نالان نہو بھلے
مر جائے یہ ہجر مین افغان نہ کیجے

یوسف کیطرح چاہ مین گر جائے ورنے
پر آرزوے چاہ زنخدان نہ کیجے

سچے ہین آپ قول کے ہمکو یقین ہے پر
جھوٹے یہ ہمسے وصل کے پیمان نہ کیجے

ایسا نہو کسیکی تہین بد دعا لگے
آزردہ دل کسیکو مری جان نہ کیجے

صحرا مین جاکے نام مٹاؤ گے قیس کا
وحشت مین شاد عزم بیابان نہ کیجے

کالی بلا کو چہیڑنا اچہا نہین ہے شاد
ہرگز خیال گیسوے پیچان نہ کیجے

کیا کیا نہ اپنے دیدۂ گریان دکہائینگے
ہم روئینگے تو دیکہنا طوفان اوٹہائینگے

مجنون ہوے تو یار کو لیلا بنائینگے
وحشت اگر ہوئی تو بیابان نہ جائینگے

بیحال ہون نہ سنکے وہ ممکن ہی یہ نہین
حال تباہ اپنا او نہین جب سنائینگے

اونکی بلا سے ہم یہان در پردہ مرہی جائین
برقع وے نہ رخ سے کبہی وہ اوٹہائینگے

گر آہ مین ہماری اثر ہے تو وہ کبہی
بے اختیار دوڑے ہوے آپ آئینگے

انکار ہی اگر ہے تو دل مانتا نہین
کیونکر کہین کہ محفل جانان نجائینگے

ہرگز وصال یار کی کرتے نہ ہم دعا
گر جانتے کہ ہجر کے صدمے اوٹہائینگے

دیوانے زلف یار کے فصل بہار مین
دامن کے چاک جیب کے ٹکڑے اوڑائینگے

ہوگا گمان جہان کو خورشید حشر کا
شاد اپنا داغ سینہ کا گر ہم دکہائینگے

دہیان اوس شوخ کے ہنسنے کا جب آتا ہے مجھے
ابر گریان کی طرح خوب رولاتا ہے مجھے

یاد آتا ہے وہ جسدم لب رنگین مجکو
خون کیا کیا شب ہجران مین رولاتا ہے مجھے

کل یہہ ممکن ہے کہ وہ ہاتہہ لگانے دیگا
آج جو چٹکیون مین فتنہ اوڑاتا ہے مجھے

وہ تو غفار ہے پر عشق بتان مین واعظ
جب سناتا ہے جہنم کی سناتا ہے مجھے

عیش مین شاد شب وصل تو گذری ساری
پیش کیا ہجر مین اب دیکھئے آتا ہے مجھے

پہر چاہ ہمین ہوئی تمہاری
پانی ہوئی آبرو ہماری
پہر سناکیسکا یاد آیا
پہر دیدہ کرے ہے اشکباری
گیسو جو کسیکے یاد آئے
پہر کاٹے کٹی نہ رات ساری
پہر درد ہے سینہ مین کسیکا
پہر ہے ہمین وہ ہی بیقراری
جامہ کیا چاک پہر گلون نے
پہر چلتی ہے باد نوبہاری
وہ شیرین دہن جو تلخ بولا
تلخ ہوگئی زندگی ہماری
جا جا کے نہ غیر سے ملو تم
اک بات یہہ مان لو ہماری
جاتے ہین وہ بیقرار کرکے
دل کی کہون کس سے بیقراری

اوس شوخ سے تم نہ دل لگانا
ہے شاد تمہین قسم ہماری

پہلو مین مرے وہ بت خودکام نہین ہے
مجھسا بہی الہی کوئی ناکام نہین ہے
جاؤن دل ناکام تجہے اب کہان لیکر
کہتا ہے ستمگر ترا یان کام نہین ہے

دیوانے بہت شاد ہین اوس رشک پری کے
پر تیرے سوا کوئی بہی بدنام نہین ہے

نہ کچہہ شکوہ عدو کا ہے نہ کچہہ اونکی شکایت ہے
مرے خط مین سپاس مہر ہے شکر عنایت ہے
جو تم غیرون سے ملتے ہو عدو کو منہ لگاتے ہو
تمہارا کیا بگڑتا ہے ہمین ہوتی ندامت ہے
یہہ کہدو بزم رندان مین نہ آئین حضرت واعظ
کہ اونسے تو غنیمت دور کی صاحب سلامت ہے
سر رہ آتے جاتے جب وہ ملتے ہین تو کہتے ہین
نہ ہمکو کچہہ کسی سے دوستی ہے نے عداوت ہے

کیا ایک ہی نگہ مین ہمکو مفتون چشم فتان نے
ستم سے مارتے ہین اور کرم سے زندہ کرتے ہین

نگاہ یار اک تسخیر ہے جادو ہے آفت ہے
بتون کا روٹھنا اور پیار کرنا بہی قیامت ہے

ندیکھا رنگ یکسان شاد ہمنے باغ عالم کا
رعونت کرنا اپنے حسن پر اے گل حماقت ہے

وہ قاتل کیا کسیکا خونبہا دے
ادا سے مار ٹھوکر سے جلا دے
اگر وہ گل ہنسے اور مسکرا دے
ادسے کوئی دعا یا بددعا دے
پچھوڑینگے بتون کا یو جنا ہم
مرا ہے وقت آخر اے مسیحا
اگر تو چارہ گر ہے اے مسیحا
قیامت زیر پا اوس شوخ کے ہی
مثال آسیا گوشہ نشین ہین

جو ہنسکر عاشقون کا خون بہا دے
قیامت قامت جانان دکہا دے
بہار باغ پر بجلی گرا دے
نہ لیکن وہ کسیکا مدعا دے
ہزار روز جزا چاہے خدا دے
دم آخر تو آ صورت دکہا دے
ہمارے درد کی بہی کچہہ دوا دے
چلے گر چال تو محشر اوٹھا دے
ہمین تو رزق گہر بیٹھے خدا دے

خلیل آسا تجھے اے شاد گر وہ
عجب کیا نار دوزخ سے بچا دے

نہ بدلی کبہی عادت اون بیوفا کی
خدارا ستائو نہ ہم بیکسون کو
الٰہی بت سنگدل ہی کے دلمین
نہ کر بت کو سجدہ تو بندے خدا کے

ستمگاری کی اور جور و جفا کی
تمہین اے بتو بس قسم ہے خدا کی
ہوئی کچہہ نہ تاثیر آہ رسا کی
خدا کے لئے بندگی کر خدا کی

وہ غفار ہے بہت تجھے معصیت سے
عبث فکر ہے شاد روز جزا کی

روز محشر سنتے ہین وہ بے نقاب آنیکو ہے
بے حجاب آئیگا وہ ہمکو حجاب آنیکو ہے

وہ پیر پیرو بے حجاب آتا ہے بزم غیر مین
کیا قیامت ہے ہمین یارب حجاب آنیکو ہے

قصۂ شبہاے ہجران جب سناتا ہون اونہین
تو وہ کہتے ہین کہ چپ ہو ہمکو خواب آنیکو ہے

وہ تو پہلو سے مرے اوٹھتا ہے کیون مضطر نہو
صبر ہے جانیکو اب اور اضطراب آنیکو ہے

خط وہان عرصہ سے تو لیکر گیا ہے نامہ بر
پر الٰہی دیکھیے اب کیا جواب آنیکو ہے

بزم رندان مین چلیگا دور ساغر دمبدم
حضرت واعظ سنبھل بیٹھو شراب آنیکو ہے

پھر لگا دے شاد اپنے دیدۂ تر کی جھڑی
چشم گریان کے مقابل مین سحاب آنیکو ہے

بروز حشر جو آیا وہ کافر بے نقاب آگے
حجاب آیا مجھے دیکھا جو اوسکو بیحجاب آگے

بتون کی دیکھیے روشن دلی کہنے نہین دیتی
سوال ہم کرتے ہین پیچھے وہ دیتے ہین جواب آگے

مرے نخل تمنا کو جلایا تشنہ کامی نے
جدہر کو دیکھتا ہون کوسون آتے ہین سراب آگے

کبھی گھونگٹ اولٹکر اونکا مکھڑا ہمنے دیکھا تھا
جو آئینگے قیامت کو وہ بنکر بے نقاب آگے

شکایت انقلاب دہر کی کرتا ہے کیا غافل
زمانہ آئیگا اے شاد اس سے بھی خراب آگے

جگر رونیکو لائین ہم کہان سے
کلیجا جل گیا سوز نہان سے

تو مے پیری مین ہون کیونکر نہ کمزور
اوجڑ جاتا ہے باغ نو خزان سے

اوٹھے مردے لحد سے ہے قیامت
تری ٹھوکر ہے شور فغان سے

گیا اک دن جو مین سوے مقابر ق
صدا آئی یہ یہ گور بیکسان سے

تجھے کچھ بھی خبر اے بیخبر ہے
کہ جو سویا یہان چھوٹا جہان سے

ترا قامت جو یاد آیا چمن مین
لپٹ کر رو پڑا سرو روان سے

سناؤن کسکو اپنی داستان شاد

زبان کٹ جائے گر لو لون زبان سے

شب ہجران مین رو رو کر سحر کی — برنگ شمع ساری شب بسر کی
جو آئی یاد اوس رشک قمر کی — تو شب اختر شماری تا سحر کی
ترحم کی کبھی تو نے نظر کی — قسم ہے تجکو ظالم میرے سر کی
جو کی تشویش مضمون کمر کی — تو بندش بند ہوگئی تار نظر کی
شب وصل صنم بیتاب تہا دل — ندا آئی جو مرغان سحر کی
بپا محشر خرام ناز سے ہے — قیامت کی ہے چال اوس فتنہ گر کی

بلا جوہر نہین پاتے آبرو شاد
جہان مین قدر ہے اہل ہنر کی

کیون انتظار نامہ و پیغام دیکھیے — اب آپ چلکے روے دلارام دیکھیے
گردش مین چرخ ہے سحر و شام دیکھیے — کیا کیا دکھائے گردش ایام دیکھیے
کم ظرف مین نہین جو بہک جاؤن ساقیا — بھر خدا پلاکے تو اک جام دیکھیے
کالی بلا ہے دیکھو کہین ڈر نجاؤ تم — آئینہ مین نہ زلف سیہ فام دیکھیے

آہ و بکا نہ کیجیے آغاز ہی مین شاد
گھبرائیے نہ عشق کا انجام دیکھیے

صفت کچھ ہو نہین سکتی خرام ناز دلبر کی — وہ خوش قامت قیامت ہے چلے ہی چال محشر کی
ملیگی خاک مین سب آبرو اوس دم سمندر کی — جھڑی جس دم لگی دیکھو ہمارے دیدۂ تر کی
خوشامد کی عدو کی یا اوٹھایا جور غیرونکا — غرض جو بات کی ہمنے وہ اپنے حق مین بہتر کی
دماغ اپنا برنگ بوے گل ان روزون اوڑتا ہے — صبا جلدی سونگھا خوشبو اوس زلف معنبر کی
لباس ظاہری درکار ہے ہر اہل جوہر کو — کہ اس بازار مین دیکھو بکے ہے آب گوہر کی

عدو کی دیکھیے ہر بات پر تم جان دیتے ہو

قیامت ہے نہ تمنے شاد کی اک بات باور کی

گذر ظالم نہ تو جور و جفا سے
ہماری جان گر جاے بلا سے

تو اے قاتل نہ ڈر روزِ جزا سے
کرینگے ہم نہین شکوہ خدا سے

جسے سودا ہوا زلفِ دوتا سے
اوسے کیا خاک صحت ہو دوا سے

ہوا ہے عشق اوس زلف دوتا سے
پڑا ہے کام اب اپنا قضا سے

اوٹھا اپنی نہ محفل سے پریرو
ہم آئے دیکھہ تو کس التجا سے

دلِ مضطر کا کچھہ پوچھو نہ احوال
نہین مطلب ہمارے مدعا سے

ہوا تمکو لگی کس گل کی اے شاد
لگے تم بات جو کرنے ہوا سے

اسیر زلف ہون بس کوئی دن کا آب و دانہ ہے
یہہ وہ غمناک زندان ہے جہان پانی نہ کھانا ہے

جو وہ بیگانہ اپنا ہے تو بیگانہ یگانہ ہے
جو وہ نامہربان ہے تو عدو سارا زمانہ ہے

سر محفل عدو سے باتین کرنا اور پھر ہنسنا
ستم ہے قہر ہے اور ظلم ہے ہمکو جلانا ہے

ابھی آئے ابھی جاتے ہو کرتے کیا قیامت ہو
ہم اپنی جان سے جائینگے اگر یہہ جانا آنا ہے

پھرینگے ہاتھہ اوسکے دیکھنا عشاق کے خون مین
بہانا ہے حنا کا عاشقون کا خون بہانا ہے

تجھے کعبہ مین دیکھا اور تجھی کو دیر مین دیکھا
نہ ہرجائی ہے گھر تیرا کوئی تیرا ٹھکانا ہے

تو ہی ایمان ہے شیخ و برہمن کا بتِ رعنا
نہین ہون مین ہی اک شیدا ترا عاشق زمانہ ہے

شب فرقت نہین کٹتی ادھر اور وہ نہین آتے
اجل آجا تو ہی بہر خدا آخر تو آنا ہے

کہا مینے کہ تم دستِ حنائی اپنے دھو ڈالو
تو وہ بولے کہ ہمکو آگ پانی مین لگانا ہے

صبا نے پوچھا نرگس سے چٹکر غنچہ بول اوٹھا
کہ اس گلشن مین کوئی دم کا ہنسنا مسکرانا ہے

اجل ہے منتظر تیری لبون پر شاد کی جان ہے
دمِ آخر ہے آجا جو تجھے صورت دکھانا ہے

مشغلہ ہجر مین تیرے یہہ پُر نزاد رہے
سینہ کو بی کبہی شیون کبہی فریاد رہے

روز پیتا ہون مے ناب بدولت تیری
میکدہ ساقیا تیرا اسدا آباد رہے

تیری صورت کی وہ مورت کہ خدا کی قدرت
دیکہکر دنگ جسے مانی و بہزاد رہے

نہ سگِ یار ہی کہاے مرا لاشہ نہ ہما
بعد مردن بہی تو مٹّی مری برباد رہے

دل لگی ہے کہ تماشا ہے دکہا دو جلوہ
مین بہی شیدا ہون ترا نام خدا یاد رہے

وہ کرون نالے شبِ ہجر قیامت انگیز
جن سے ایوانِ فلک کی نہین بنیاد رہے

یہہ لے نامہ مرا اور یہہ لے زبانی قاصد
سامنے اونکے وہ کہیو جو تجہے یاد رہے

میرا گہبرا کے وہ رونا دمِ رخصت ہے ہے
تیرا ہنس ہنس کے وہ کہنا کہ مری یاد رہے

ہو نجاے دلِ ناکام کلیجا اولٹا
نالہ رکتا ہوا تہمتی ہوئی فریاد رہے

ستم و جور کا شکوہ نہین کرنے والے
ہم اوسی آن مین خوش ہین کہ جو تو شاد رہے

لگاتی ہے ادہر آکر ادہر کی
صبا غماز ہے تو گہر بہ گہر کی

مسیحا بن ترے کوئی نہین ہے
دوا بیماری دردِ جگر کی

سنی جسدم مری فریاد و زاری
صدا آئی فلک سے الحذر کی

ق

مرے سیلاب گریہ سے ہی آتش
نہین بجہتی کبہی سوزِ جگر کی

نہ پوچہو ہمدمو حالِ شبِ ہجر
بتائین کیا تمہین کیونکر بسر کی

سنا تو سنکے سن رہجاوگے تم
بڑی ہی داستان ہے رات بہر کی

کہی جسطرح سے کاٹی شبِ ہجر
سنو لو جسطرح ہمنے بسر کی

برنگ شمع ساری رات جاگا
تڑپ کر لوٹکر رد کر سحر کی

درِ غلطان اشکِ تر سے میرے
ہوئی ہے آبرو یانی گہر کی

تمنا ہے کہ آنکہوں مین لگالون
ملے جو خاک تیرے رہگذر کی

مرے اے شاد مرنیکی کسی نے
نہ اوس رشک مسیحا تک خبر کی

دیکھنا مجکو شب ہجر قیامت ہوگی
یار ملجاے تو مٹجاے غبار
خلد مین بھی بت کافر مجکو
حشر کے روز جو ملجائیگا یار

جان قالب سے جدا اے مہ طلعت ہوگی
دل کی سب دور کدورت ہوگی
تیرے ہی ملنے کی حسرت ہوگی
تو قیامت مین بھی راحت ہوگی

شاد محشر مین گنہگاری سے
کیا مری جان یہ آفت ہوگی

آگئی اوس بت کافر پہ طبیعت کیسی
گیسوے یار کا جاتا ہی نہین ہے سودا
خواب مین بھی نہین دیکھے ہین کسیکے گیسو
بدگمانی مری جانب سے ہے اونکو ایسی
یار کو ہمسے چھوڑایا ہے عدو نے افسوس
بوسہ غیرون کو سر بزم دیا یار نے وان
کیون بگڑتے ہو ابھی ہاتھ لگایا بھی نہین
مار ڈالا ترے پردے نے دکھا دو [illegible]
چھیڑنا شاد کو اور بزم عدو مین [illegible]

یا الٰہی یہہ لگی جان کو آفت کیسی
سر پڑی ہے مرے یارب یہہ مصیبت کیسی
پہرتے راتونکو یہہ بیٹھے ہو وحشت کیسی
نامہ لکھتے ہی نہین خط و کتابت کیسی
سر یہہ ڈالی ہے [illegible] نے یہہ مصیبت کیسی
اور [illegible] رشک سے آئی ہے مجھے غیرت کیسی
[illegible] وصل پریکان یہہ حجت کیسی
[illegible] ظالم تری [illegible] کیسی
[illegible] محبت کیسی

خلق مین شاد کیا عشق بتان نے بدنام
داور حشر [illegible] کیسی

قصیدہ در مدح مسٹر الف الیس گروس صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ سابق ضلع بلند شہر

تلاش فکر معیشت مین کیون پہرے ہے خوار | ملیگا وہی جو تقدیر مین ہے آخر کار
یہہ دربدر ترا پہرنا ہے محض لاحاصل | خدا پہ کنج توکل مین بیٹھہ اک بار
تو دیکھین رزق تجہے کیون نہ غیب سے آئے | کہلائے پہر تو نئی روز نعمتین غفار
اب آگیا ہے زمانہ وہ قدردانی کا | کہ جس زمانہ مین بیکار سب ہوے باکار
تجہے تو اب تلک اسکی خبر نہین مطلق | بشر ہے شومی طالع سے سر بسر ناچار
سنادون مین تجہے مژدہ کہ ہین جو حاکم شہر | کہ جنکا نام ہے مسٹر گروس خوش اطوار
ثنا کر اونکی جو کچہہ اپنی بہتری چاہے | بطور مدح قصیدہ مین چند لکھہ اشعار
ہزار شکر خداوند فی البدیہ لکھا | یہہ مطلع مینے اوسی دم قلم اوٹھا اکبار

م

بلند ہے در دولت وہ آسمان کردار | کہ آئین مجرے کو خورشید و ماہ لیل و نہار
کہ جسکے وقت مین بیداد داد کو پہونچے | بوقت عدل ہے نوشیروان سر دربار
ثنا جو گلشن اخلاق کی کرون اونکی | تو پہول جہڑتے ہین منہ سے مرے دم گفتار
صبا کو عہد عدالت مین جنکے ہے یہہ حکم | کہ خار گل کو نہ پہونچاے دیکہنا آزار
سخا مین کیون نہ کہون مین تو اوسکو دریا دل | ہو جسکا دست کرم مثل ابر گوہر بار
نسیم خلق کی جس دم لگا صفت لکہنے | تو بوے مشک اوڑی رشک سے صبا گردار
گدا کو دیتا ہے اکبار بے سوال کئے | وہ دولتین کہ ہوس پہر رہے نہ دیگر بار
وہ معدلت ہے کہ وحشی بہی جسکو مان گئے | کہ شیر بہول گئے کرنا آہوون کا شکار
حکیم و عالم و دانا ذکی ہے اور فہیم | غریب دوست خدادان ہے اور نیک شعار
بلند شہر مین رونق فروز ہین جب سے | عجیب زینت و رونق پہ یان کا ہے بازار
گروس گنج مین بنوائین وہ دکانین صاف | کہ گرد ہو گیا دہلی کا چاندنی بازار
دورویہ صاف دکانین ہین غیرت مہتاب | تشبیہہ دیکہے سے شق القمر کی ہو اظہار

گردس گہاٹ ہے یا سیرگاہ عالم ہے
جو دیکہتا ہون مین شفاف چوک کی تعمیر
جہان مین شہرہ جو تعمیر کا ہوا یان کی
ہجوم رہتا ہے بازار مین یہہ خلقت کا
ہجوم دیکہہ تماشائیون کا یاد آیا
نگاہ جوش زیارت در آستانۂ او
دکانین چوک مین اسدرجہ بنگئی ہین بلند
ہوا جو شوق عمارات میرے سرور کو
مین اونکی کاریگری کی کرون صفت کیا کیا
جو دیکہتا ہون تو ہے دن بدن ترقی پر
اک اور اب نئی تعمیر یہان یہ بنتی ہے
ہے ٹون ہال بہی اور سوتی باغ نام اسکا
ہوس ہو دید کی دل مین بہشت کے جسکی
غرض کہ بلبلین غیرت سے کیون نہ گل کہائین

برائے سیر وہان آتے ہین صغار و کبار
تو مثل آئینہ حیرت مین ہوتا ہون اکبار
تو خلق دور سے آتی ہے از پئے دیدار
ادہر سے جائین تو آنا اودہر سے ہے دشوار
یہہ شعر عرفی شیراز کا مجہے ہر بار
نہ آسمان بتہ کفش گم کند دستار
کہ دیکہہ سکتا نہین سر اوٹہا کوئی اکبار
جہان جہان کے بلائے تلاش سے معمار
ہر ایک فن عمارت مین اپنے ہے پر کار
کچہہ ایسے ہوگئے ہین انسے شہر کے آثار
کرون ہون نام بہی اوسکا مین آپ سے اظہار
یہہ ہوگا غیرت گلزار جب ہوا طیار
بلند شہر کا آ کر وہ دیکہہ لے بازار
چمن بنا دیا یہہ شہر ایک اوجڑا دیار

خموش شاد کہ یہہ کام ہے نہین آسان
بشر کرے تو ہے ممدوح کی ثنا دشوار

ایضاً

طلب مین بال کی پہرتا ہے روز و شب کیون خوار
شکستگی کا تجہے رات دن عبث غم ہے
نجات ہے کسی حالت مین تجکو ناشکری
لعور شس یہہ مقولہ جو کہدیا اوپر

ملیگا وہ جو برو ز ازل ہوا ہے نگار
کہ مومیائی کا اسکی کفیل ہے جبار
دو چند شکر سے دیتا ہے نعمتین غفار
سوائے اسکے جو ہے گفتگو تو ہے بیکار

خصوص تو کہ ثنا خوان ہے ایسے حاکم کا — کہ جسکا حکم روان ہے ہر ایک ملک و دیار
جہان سرور ستر گروس عالیجاہ — کہ جسکے ابر کرم سے زمانہ ہے سرشار
ظہور عدل سلیمان ہوا ہے عالم مین — کہ پایہ فیل سے پائے نہ مور تک آزار
شمیم خلق کی اوسکے جو مین لکھون توصیف — زبان خامہ ہو عنبر فشان دم اظہار
وہ رعب چہایا ہے دلمین سب کے اوسکا — کہ گرگ خون سے پائے نہ میش پہ آزار
بلند شہر مین لائے ہین جب سے وہ تشریف — ہوئی ہین سینکڑون عالی عمارتین طیار
بقول ہند کہ جنگل مین کر دیا منگل + — قدوم جسکے سے ہے شہر غیرت گلزار
جو دیکھتا ہون عمارات کی صفائی اب — تو یاد آتا ہے عرفی کا شعر یہہ ہر بار
زہے صفائی عمارت کہ در تماشایش — بدید دباز نگردد نگاہ از دیوار
بڑہا نہ طول سخن تو خموش ہو اے شاد — کہ اختصار زیادہ دعا مین کر تکرار
یہہ شاد کی ہے دعا جبتک کہ عالم مین — زمین پہ نور فشان ہون ثوابت و سیار
ہو خیر خواہ کا تیرے عروج پہ اختر — نصیب تیرے عدو کے ہمیشہ ہو ادبار

قصیدہ در مدح مسٹر لیوٹس صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ سابق پولیس ضلع بلند شہر

جہان نے شاد تری جانی اب سخندانی — شہ زبان کی جو کرتا ہے تو ثنا خوانی
جہان مین آصف دوران لیوٹس صاحب ہین — کرے جو مور ہنر اوار ہے سلیمانی
زہے معلم ادراک مکتب دانش — کہ درس لیتے ہین جبرئیل وجوہر ثانی
وہ نکلے جوش طبیعت سے نکتہ ہائے نغز — کہ جن سے رد ہوئے سب نکات سبحانی
وہ رہتے گل کیطرح ہین کشادہ پیشانی — شمیم خلق ہے اونکی نسیم بستانی
سخا و بذل مین دریا دلی سے وہ اپنی — مثال ابر بہاران کرین ہین بارانی

وہ دست جود و کرم ہے کہ گوہر فشان اونکا
کہ رشک سے ہوئی دریا کی آبرو پانی
کہاں مجال عدالت مین بار پا وہ سکے
ملے ہے خسرو عادل کو اونکی دربانی
وہ عدل ہے کہ رہے میش و گرگ یکجا پر
کرے ہے دزد بہی عالم مین اب نگہبانی
کہو نہین فطرت و دانش مین گر ارسطو اونکو
تو عز و جاہ مین ہین وہ سکندر ثانی

زبان حال سے ہے مدح گر جہان اونکا
جو وصف شاد کرے ہے یہہ اوسکی نادانی

در مدح نمائشگاہ بلند شہر

نمائشگاہ کیا ہے یہہ نگارستان ہے مانی کا
کہیں جلوۂ خورشید رویان کا تماشا ہے
ہر اک صورت کی مورت ہے ہر اک صورت کا ہی نقشا
ہجوم ماہرویان سے کہین ہنگامہ ہے برپا
دکانین اس ہنر سے اوس سر تک ہین صاف ایسی
نیا بازار چوپڑ کا بنا ہے خوشنما ایسا
کہ جیسے سادہ رویون کا عذار صاف ہو زیبا
ہویدا چار ستونوں کا ہے جس سے ہنر رستہ
ہر اک دوکان مین دوکاندار اس طرح سے بیٹھا
کہ جیسے خوش قدان شوخ محشر زا دبے پروا
دکانون مین سبہو نکی وہ گرانمایہ قماشین ہین
کہ حیرت آسمانکو جنکے دیکہے سی ہوئی پیدا
تعجب کیا ملایک گر یہانکی سیر کو آئین
سرا سر باغ جنت کا نمونہ ہے یہہ باغیچہ
لب جو سبزۂ نورستہ کا عالم عجایب ہے
عذار آئینہ رو پر نمود خط ہو جون پیدا
جو دیکہا شاد نے یہہ اک نئے انداز کا جلسہ
تو شعر حافظ شیراز او سدم یاد یہہ آیا

بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت نخواہی یافت
کنار آب رکنا باد و گلگشت مصلا را

مخمسات

خمسہ بر غزل امیر خسرو دہلوی

ہے ماہ سے ماہی تلک روشن تری جلوہ گری
صورت تو اونکی اے پری ملتی نہین تجھسے ذری
کیا کر سکین شمس و قمر چہرہ سے تیرے ہمسری
اے چہرۂ زیبائے تو رشک بتان آذری
ہر چند وصفت میکنم در حسن زان زیبا تری

ناز و نزاکت کو تری بہو بچے ہے کب حور و پری
خوبان عالم پر تجھے کیونکر نہو وے برتری
چشمون کو تیری دیکھکر مفتون ہی سحر سامری
تو از پری چابک تری و ز برگ گل نازک تری
و ز ہر چہ گویم بہتری حقا عجایب دلبری

ہے شور تیرے حسن کا ماہی سے لیکر ماہ تک
کیونکر مثال آئینہ حیران نہو نین یک بیک
تیرے رخ روشن کی ہے خورشید و انجم مین جہلک
تا نقش مے بندد فلک کس را نداد این نمک
حورے ندانم یا ملک فرزند آدم یا پری

زلفون کو تیری اے صنم اکدم بہی لیو دیکھہ جو
بیمار تیری چشم کے ہین سینکڑون نا ایکدو
وہ چہوڑ کے اسلام کو ڈالے گلے زنار کو
عالم ہمہ یغمای تو خلق خدا شیدای تو
این نرگس رعنای تو آوردہ رسم کافری

وہ مہر سے ہے یا نون تلک رنگین ادا و نازنین
کہنے کا گر سیرت تجھے ظالم نہین آتا یقین
بہزاد و مانی نے بہی اوسکے نقش سے مانی ہی چین
صورتگر زیبای چین رو صورت خولش ہبین
صورت نگش یا اینچنین یا ترک کن صورتگری

دیکھے ہین ہمنے خوب سے خوبان ہندی و عجم
ہے بتکدہ مین شان کا تیری کہان کوئی صنم
تیرے سوا کوئی پسند آیا نہین تیری قسم
آفاقہا گر دیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

مین ایک ہی خواہان نہین کافر ترے دیدار کا
بیمار تیری چشم کا ہے دیکھہ خسرو دوسرا

آیا ہے تیری دید کو وہ قتل شادِ مبتلا	خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بنگری	

قطعۂ تاریخ بطور تقریظ ترتیب دیوان شاد از نتیجۂ افکار گہربار شاعر جادو بیان جناب حافظ محمد یوسف خان صاحب تشنہ فرغری بلند شہری شاگرد رشید حضرت داغ دہلوی بلبل ہندوستان مدظلہ العالی

سو رہا تہا خواب راحت مین پڑا
فکر دنیا تہی نہ تہا عقبے کا غم
آکے بالین پر مرے اک ماہ وش
قہر ہے اور کس بلا کا قہر ہے
تو رہے غفلت مین یون اُسنے کہا
پوچہا مینے کیا ہے اوسنے یہہ کہا
چہپ رہا ہے آجکل دیوان شاد
یہہ خوشی جسوقت پہونچی کان مین
آنکہہ ملکر پہر کہا اوس شوخ سے
بولا لکہہ تاریخ کوئی ایسی تو
پہر تو مینے لکہدیا مضمون وہ
کیونکہ وہ میرا محب اور دوست ہے
ایسا دیوان اوسنے لکہا اندنون
ہے وہ دیوان یا کہ گلشن دہر مین

بے غم و رنج و الم دلشاد ہو
جیسے کوئی مست و بیخود شاد ہو
بولا مجہسے یون بدل ناشاد ہو
تجہسے شاعر کی نہ جب امداد ہو
اور تیری ہر جگہہ پر یاد ہو
اپنے دلمین خورم و دلشاد ہو
جسکی ہم سب کو مبارکباد ہو
مین اوٹہا بستر سے اپنے شاد ہو
مجہسے کیا ارشاد ہے ارشاد ہو
جسکو سنکر ایک عالم شاد ہو
جب یہ اہل سخن کی صاد ہو
دوستی کا حق نہ کیونکر یاد ہو
جس سے وہ کیا اک زمانہ شاد ہو
دیکہکر اوسکو نہ کیون دلشاد ہو

شعر مین لذت ہے وصل یار کی — کیون نہ خوشدل عاشق ناشاد ہو
اوسکا ہر مصرعہ ہے اک برجستہ قد — اوسکے آگے سرو کی کیا یاد ہو
کیون نہ نکلین تشنہ اوس سے شعر تر — جسکے لب پر آہ یا فریاد ہو
وہ مضامین گرامی اوسمین ہین — سنکے جسکو خوش دل ناشاد ہو
سچ تو یہہ ہے آجکل دیوان شاد — وہ پڑے جسکو زلیخا یاد ہو
اور یہہ طرہ یہہ کہ ہو تاریخ بیت — اور مجہہ بیخود سے یہہ ارشاد ہو
مین نہ لکہتا پہر تو لکہتا اور کون — کسکو میری طرح اوسکی یاد ہو
الغرض تاریخ لکہتے ہی بنی — اوسکو کیا۔ خوش گوئی یا غشاد ہو
اب دعا یہہ ہے کہ اے رب کریم — دہر مین نامی کلام شاد ہو
اور رہے خوش زندگی بہر اپنی شاد — حق سے اوسکو دمبدم امداد ہو
دوست اوسکا شاد و دشمن دہر مین — راتدن پامال ہو برباد ہو
روک بس اب کلک دُر افشان کو تو — مادہ لکہدے جو تجکو یاد ہو

جو مین سوچا تشنہ سال طبع کو
بولا ہاتف یاد نظم شاد ہو
۱۰ ۱۳

تقریظ طبعزاد کمترین ہر پرشاد شگفتہ مہتمم مطبع برن پرکاش بلندشہر
تلمیذ جناب شاد

چمن پیرایان گلشن نشاط و نخلبندان بوستان انبساط کہان ہین تشریف لائین اور اپنے قدوم انظار سے اس گلشن سدابہار کی سیر فرمائین جسکی نئی طرز و روش پر دلبران گل پیرہن لوٹ ہین جسکی رنگینی مضامین سے سینہ بلبل پر سو چوٹ ہین ہر شعر معنی انگیز مثل زلف سنبل پیچ در پیچ و بمقابلہ ہر بیت بیت ابروے شاہدان طناز ہیچ

ہر صفحہ رشک صفحہ گلشن ہر قطعہ رو کش قطعہ چمن۔ ہنگام نظارہ کی ہر ورق ورقہائے گل شرمردہ و روبروے مضامین زنگار رنگ رنگ بہار شکستہ۔ شادابی اوسکی طراوت بخش چشم اولے الانظار اور لطافت بہر دل خوشگوار۔ پہر کیون نہو جسکو حضرت شاد نے خونناب جگر دیا ہو اور جسکو ایسے نازک خیال نے اپنی سینہ کاوی سے سیراب کیا ہو۔ وہ کیا ہے دیوان شاد ؏ واہ کیا دیوان ہے جسکو سنکے ہر اک سمت سے ✢ حبذا و مرحبا و آفرین کی ہے صدا ✢ سرو برلب جویبارے اسکا ہر اک فقرہ ہے ✢ شعر دلکش ہے مثال خوشقدان دلربا ✢ جسکی حلاوت مضامین نے زمانہ کو شیرین دہن کر دیا ہے ملاحت کلام نے عالم مین شور ڈالا ہے۔ صنایع بدایع نے قلم قدرت کا رنگ دکہایا ہے معنی و محاورہ روزمرہ بول چال نے اسی پر اختتام پایا ہے۔ ہر مصرعہ درد انگیز کو سنکر مشتاقان جانباز دل تہام لیتے ہین ہر شعر پر عاشقان دلگداز حالت وجد مین ہو کر سر ہلاتے آہ سرد بہرتے ہین۔ ہنگام تحریر اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ مصنف یعنی عالیجناب معلی القاب شاعر نازک خیال ناثر بےمثال فاضل اہل عالم بے بدل فیض بنیاد جناب منشی پریم سکہہ صاحب متخلص بہ شاد متوطن بلند شہر سب انسپکٹر پولیس سکندرآباد زبان خامہ شکستہ ہے کب لکہہ سکے اور مجہہ ہیچمدان کا کیا یارا جو ایسے برگزیدہ روزگار کی توصیف کر سکے جنکی خوش خوئی نے ایک عالم تسخیر کر لیا ہے جنکی فیاضی نے ایک زمانہ تہ دامن لیا ہے ؏

عالم و عادل ذکی دانا و خوشدل خوش مزاج ✢ خوش خصال و خوش مقال و خوش لاد و خوش لقا

نیک طینت نیک باطن نیک خلق و نیک خو ✢ بیعدیل و بے نظیر و با وقار و باوفا

ہے فصاحت آپکی مشہور کل آفاق مین ✢ اور بلاغت مین بہی مثل اونکی نہین ہے دوسرا

کیون نہو دیوان اوسکا بے مثال و بےنظیر ✢ جسکا فیض عام ہو اور اوسپہ ہو ظل اله

اب دعا یہہ ہے شگفتہ کی کہ اے رب کریم ✢ شاد دنیا مین رہے جبتک کہ محشر ہو بپا

قطعۂ تاریخ

کیون نہ مشہور ہووے نظم شاد	طرز و بندش ہے اوسکی نو ایجاد
واہ وا کیا لکھا ہے یہہ دیوان	جسکی دیتا ہے ہر سخنور داد
جب پے سال طبع فکر کیا	غیب سے مجکو یہہ ہوا ارشاد
لکھہ شگفتہ تو بے سر بیت	ماہ چرخ سخن کلام شاد
	سمنہ ۱۹۱۵

تقریظ چکیدہ کلک جواہر سلک والا دودمان صاحب دیوان جناب حافظ محمد عبد اللہ شاہ صاحب صوفی مسعودی نقشبندی مجددی بلند شہری

برج حمل سے آفتاب تابان کا طلوع ہوا ہے جاگو غفلت کے سونیوالو جاگو خداوند رحیم و کریم کے افضال حقیقی نے قلم قدرت سے جس نقش نو آئین کو پوشیدہ و مخفی کر رکہا تہا آج بہار جلوہ روشن ہوتا ہے شکر ہے وہ صورت نگارین حال مین زینت لوح زمین ہوتا ہے مین نہایت خوشی کے ساتہہ ایک ایسے وفادار خوش شعار کا ذکر صفحۂ زیب کرتا ہون کہ جسکے کلام کے سننے اور پڑہنے سے آنکہون کو شادابی و طراوت اور دل کو حلاوت حاصل ہو میرا بیان بلا تملق ہے دیکہنے سے تعلق ہے الحمد للہ سبحان اللہ یہہ کیا دیوان ہے جسکا بیان سحر بلا بیان ہے جو غزل ہے بے مثال جو بیت ہے باکمال ہر غزل عاشق مزاجون کے موافق و حسب حال ہر بیت تمثیل بیت ابرو شاہدان نوبہال ۔ ہر فقرہ معشوقان جہان سے سوا اور ہر مصرعہ نبست موزون اور لطافت مین قدر رعنا ہر طرح جس جگہہ معاملہ بندی کی ہے ہر ایک سخن شناس فے نثار ہو کر جان دی ہے اور جہان کہین مضمون عالی کا خیال آیا ہے بحد ازین شعر گویا کیر کی کلام سے آسمان ہفتم گرد کہا یا ہے طرز بیان کا انداز سب سے جدا عیب سے

مین مطبع ہے یان برن بر کا مش	مطبع نو مین جو طبع ہوا	لکہدے سال طبع یہہ پر شاد کی
طبع شدہ جلد الف خیال شاد	کیون نہ ہو بدر یہہ ہلال شاد	سر شمشاد ہے نہال شاد

پاک روزمرہ اور محاورہ صاف صاف حق تو یہہ ہے فن شاعری اسی کا نام ہے اور سخنگوئی
حضرت مصنف ہی کا کام ہے انکا کلام بلاغت نظام انکا سخن بے لحن انکے اوصاف حمیدہ
اور اوصاف جمیلہ کی مشرق و مغرب مین دہوم ہے انکا حاسد بدبخت و شوم ہے ہمہ دان
ہمہ فنون یعنی عالیجناب منشی پنڈت پریم سکہہ صاحب سب انسپکٹر پولیس زبدۂ روزگار
عمدۃ الابرار نہایت خوب پاکیزہ گفتگو سرِ دفتر شاعرین سر لشکر متاخرین گنجینۂ فضل و کمال ماہر
علوم فارسی و عربی مروجہ حال جامع علم مشرقی و مغربی بلبل سبحہ خوان بوستان الہی طوطی
شکر خا گلستان نا متناہی نظم و نثر مین یکتاے جہان ہین علم و ہنر کی جان ہین جب
نستعلیق کے لکہنے کو قلم اوٹہاتے ہین تمام جہان کے خوشنویسون کو شرمندہ و محجوب
کر ڈالتے ہین اور تمام خورد و کلان انکو منصف فراج مانتے ہین انکی تعلیم اور تفہیم سے اکثر طفل
مکتب خوشنویس کہلاتے ہین چنانچہ انکے کمالات ظاہر و باطن ان کے دیوان سے واضح
خاطر ناظرین ہون گے مین مصنف صاحب کی نسبت کیا عبارت آرائی اور خامہ فرسائی
کرون قلم شکستہ او زبان بستہ ہے لہذا یہہ عاجز اب تقریظ کو دعا پر ختم کرتا ہے جناب
احدیت مصنف صاحب کو سلامت باکرامت رکہکر مرتبہ اعلے پر صدر نشین فرماے اور انکا
کلام پسند خاص و عام ہو - آمین ثم آمین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنت کہ درین ایام فرخندہ و فرجام دیوان بلاغت سمات و فصاحت انتساب
نسخہ نوایجاد یعنی دیوان شاد از نتیجہ افکار گہربار ناظم بیمثال ناثر باکمال عالی قدر منتخب روزگار
فیض بنیاد جناب پنڈت پریم سکہہ صاحب متخلص بہ **شاد** متوطن بلند شہر سب انسپکٹر
پولیس سکندرآباد برادر حقیقی جناب فیضماب معلی القاب بابو کہوانی سنگہ صاحب
ہیڈ کلارک دفتر انگریزی پولیس ضلع فتحپور جسوہ در مطبع بہرن پرکاش بلند شہر بماہ
جولائی ۱۸۹۳ء زیور طبع پوشید